ذخیرۂ اعمال

ماہِ رمضان

اور

اجتماعی زندگی کے تقاضے

مشخصات کتاب

نام کتاب	:	ذخیرۂ اعمال۔ ماہ رمضان اور اجتماعی زندگی کے تقاضے
مطابق فتاویٰ	:	حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ السید علی الحسینی السیستانی دام ظلہ العالی
اقتباس	:	از کتاب جدید فقہی مسائل (پانچویں فصل اجتماعی تعلّقات) ونغمہ ہای آسمانی
ترتیب و پیشکش	:	پروفیسر مولوی شیخ محمد رضی
تصحیح	:	حجۃ الاسلام جناب مولانا سید محمد ذکی حسن
حروف چینی	:	شیخ کوثر علی
سن اشاعت	:	۱۴۳۳ھ مطابق ۲۰۱۲ء
ناشر	:	ویسٹرن ٹراول سروس، ۲۰/۲۴، ڈھبّو اسٹریٹ، امام باڑہ باقریہ (بوہری محلّہ)، ممبئی ۴۰۰۰۰۳۔

Website: www.westerntravels.in
Email: mahdi1429@gmail.com
Mobile: 9820057012 (Mohammed Mahdi)

برائے ایصال ثواب

و

ترفیع درجات

خانوادہ مُلّا محمد باقر طاب ثراہ

اور

مرحومین خدمتگذار ادارۂ معین الزائرین، ممبئی نمبر ۳

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ ابْنِ الْحَسَنِ

اے معبود! محافظ بن جا اپنے ولی حجت القائم بن حسن علیہما السلام کا

صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلٰى آبَائِهٖ

تیری رحمت نازل ہو ان پر اور ان کے آباؤ اجداد پر

فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِيْ كُلِّ سَاعَةٍ

اس لحہ میں اور ہر آنے والے لحہ میں،

وَلِيًّا وَحَافِظًا وَقَائِدًا وَ نَاصِرًا وَ دَلِيْلاً وَعَيْنًا

ان کا مددگار بن جا نگہبان پیشوا، حامی، راہنما اور نگہدار بن جا

حَتّٰى تُسْكِنَهٗ اَرْضَكَ طَوْعًا

یہاں تک کہ تو لوگوں کی چاہت سے انہیں زمین کی حکومت دے

وَ تُمَتِّعَهٗ فِيْهَا طَوِيْلاً.

اور مدتوں اس پر برقرار رکھے

فہرست

امید و یاس ۷

شب اول ماہ رمضان کی دعائیں و اعمال ۹

افطار کے موقع کی دعائیں و اعمال ۱۰

افطار کے مستحبات: ۱۰

ماہ رمضان کے مشترک اعمال ۱۲

ماہ رمضان کی سحر کی دعائیں و اعمال ۱۶

سب سے مختصر دعاء سحر ۱۷

ماہ رمضان کے ذکر و دعاء ۱۹

شب قدر کے مشترک اعمال ۲۵

۱۹ویں شب کے مخصوص اعمال ۲۷

۲۱ ویں شب کے مخصوص اعمال ۲۷

۲۳ویں شب کے مخصوص اعمال ۲۸

ماہ رمضان کے دنوں کی دعائیں ۳۰

شب آخر ماہ رمضان کی دعائیں و اعمال ۴۴

اجتماعی زندگی کے تقاضے ۴۵

بزرگوں کی تعظیم...۵۷
حسن خلق ۶۲
ایفائے عہد ۶۳
شوہرداری...۶۴
امربالمعروف و نہی عن المنکر ۶۸
رواداری ۷۳
غیبت ۸۲
بدگمانی ۸۵
فضول خرچی ۸۶
راہ خدا میں انفاق...۸۸

امید و یاس

احادیث میں وارد ہوا ہے کہ ماہ مبارک رمضان کے ہر دن آخری وقت میں بوقت افطار خداوند کریم ایک لاکھ لوگوں کو جہنم سے نجات عطا فرماتا ہے اور جب شب جمعہ و روز جمعہ آجائے تو ہر ساعت میں ایک لاکھ لوگوں کو نجات دیتا ہے جن میں سے ہر ایک خدا کے عذاب کے مستحق ہوتے ہیں۔ اور پھر ماہ مبارک کے آخری شب و روز میں اتنے لوگوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے کل ماہ میں آزاد فرمائے تھے۔ امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو ماہ رمضان میں بخشا نہ جائے وہ اگلے سال کے ماہ رمضان تک بخشا نہ جائے گا سوا یہ کہ عرفہ کے دن میدان عرفات میں حاضر ہو جائے۔ (اور وہاں طلب مغفرت کرے)۔

اے بندگان خدا!

کہیں ایسا نہ ہو کہ ماہ رمضان ختم ہو جائے اور ہم سب کے گناہ باقی رہ جائیں اور جب بقیہ بندگان الٰہی اپنے روزوں کا اجر حاصل کر رہے ہوں، ہم لوگ محروم رہ جانے والوں اور نقصان اٹھانے والوں میں قرار پائیں – اس ماہ میں شب و روز تلاوت قرآن مجید کے ذریعہ سے تقرب اختیار کرنے کی کوشش کریں کہ یہ مہینہ قرآن کی بہار کا مہینہ ہے۔ اس ماہ میں نمازیں قائم کریں اور انہیں بوقت فضیلت بجالائیں،

عبادتوں میں کوشاں رہیں، توبہ و استغفار زیادہ کریں اور دعائیں مانگیں کہ بوقت نماز خدا جلدی دعائیں قبول کرتا ہے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

"روزہ دار کم اور بھوکے رہنے والے زیادہ ہیں۔"

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"روزہ صرف بھوک و پیاس کا نام نہیں ہے بلکہ اسکی کچھ شرطیں ہیں کہ جنکی رعایت ہی سے روزہ مکمل ہوتا ہے۔ اور وہ اپنی معنویت اور خود کی حفاظت ہے......"

شب اول ماہ رمضان کی دعائیں و اعمال

۱۔ چاند دیکھنا۔

۲۔ شب اول ماہ کا غسل۔

۳۔ قبر امام حسین علیہ السلام کی زیارت۔

۴۔ جب ماہ رمضان کے چاند کو دیکھے تو چہرہ قبلہ رخ کر کے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھائے اور چاند کو خطاب کرتے ہوئے یوں کہے:

رَبِّیْ وَ رَبُّكَ اللهُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَیْنَا بِالْأَمْنِ

میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اے معبود! اس چاند کو ہمارے لیے امن

وَ الْإِیْمَانِ وَ السَّلَامَةِ وَ الْإِسْلَامِ وَ الْمُسَارَعَةِ إِلٰی مَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی

وامان اور سلامتی و تسلیم کے ساتھ طلوع کر اور پسندیدہ چیزوں کی طرف جلدی کرنے کا ذریعہ بنا دے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَهْرِنَا هٰذَا وَ ارْزُقْنَا خَیْرَهُ وَ عَوْنَهُ

اے معبود! اس مہینے میں ہم پر خیر و برکت نازل فرما اور ہمیں خیر و بھلائی سے ہمکنار کر دے

وَ اصْرِفْ عَنَّا ضَرَّهُ وَ شَرَّهُ وَ بَلَائَهُ وَ فِتْنَتَهُ.

اس مہینے میں ہم سے نقصان تکلیف مصیبت اور آزمائش کو دور رکھ۔

۵۔ شب اول ماہ رمضان کے مستحبات میں سے ایک دعاء جوشن کبیر کا پڑھنا ہے۔

۶۔ اس طرح کچھ دعائیں اور بھی ہیں بالخصوص صحیفۂ سجادیہ کی دعا نمبر ۴۳ و ۴۴ ان کو پڑھنے کی تاکید ہوئی ہے۔

افطار کے موقع کی دعائیں و اعمال

افطار کے مستحبات:

۱۔ نماز کے بعد افطار۔

۲۔ افطار اس غذا سے جو حرام و شبہناک نہ ہو، افطار کو کھجور یا گرم پانی، دودھ، مٹھائی یا قند سے شروع کرے۔

۳۔ وارد ہونے والی دعاؤں کا پڑھنا:

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمۡتُ وَعَلٰی رِزۡقِكَ اَفۡطَرۡتُ وَعَلَیۡكَ تَوَکَّلۡتُ.

اے اللہ! تیرے لیے روزہ رکھتا ہوں تیرے رزق سے افطار کرتا ہوں اور تجھی پر بھروسہ کرتا ہوں

اسی طرح روایت میں ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام افطار کے وقت یوں پڑھتے تھے:

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْنَا

خدا کے نام سے اے اللہ! ہم نے تیرے لیے روزہ رکھا تیرے رزق سے افطار کیا

فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

پس اسے ہماری طرف سے قبول فرما بے شک تو سننے والا جاننے والا ہے۔

۴۔ پہلے لقمہ کو نتاول کرتے وقت کہے:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اِغْفِرْ لِيْ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمٰن ورحیم ہے اے وسیع مغفرت والے مجھے بخش دے۔

۵۔ افطار کے وقت سورۂ قدر کا پڑھنا۔

۶۔ فقیروں کی مدد کرنا۔

۷۔ روزہ داروں کو افطار کرانا۔(اگرچہ چند کھجوروں یا چند گھونٹ پانی ہی کے ذریعہ ہو)

ماہ رمضان کے مشترک اعمال

وہ اعمال جنہیں ہر روز و شب میں انجام دے سکتے ہیں:

۱۔ اس دعاء کو پڑھنا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ بِكَ وَ مِنْكَ اَطْلُبُ..... (اس دعاء کے لئے مفاتیح الجنان دیکھیں)

۲۔ واجب نمازوں کے بعد یہ دعاء پڑھیں:

یَا عَلِیُّ یَا عَظِیۡمُ یَا غَفُوۡرُ یَا رَحِیۡمُ

اے بلند تر اے بزرگی والے اے بخشنے والے اے مہربان

اَنۡتَ الرَّبُّ الۡعَظِیۡمُ الَّذِیۡ لَیۡسَ کَمِثۡلِهٖ شَیۡءٌ وَهُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ

تو ہی بڑائی والا پروردگار ہے کہ جس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ سننے دیکھنے والا ہے

وَ هٰذَا شَهۡرٌ عَظَّمۡتَهٗ وَ کَرَّمۡتَهٗ وَ شَرَّفۡتَهٗ وَ فَضَّلۡتَهٗ عَلَی الشُّهُوۡرِ

اور یہ وہ مہینہ ہے جسے تونے بزرگی دی عزت عطا کی بلندی بخشی اور سبھی مہینوں پر فضیلت عنایت کی ہے

وَ هُوَ الشَّهۡرُ الَّذِیۡ فَرَضۡتَ صِیَامَهٗ عَلَیَّ

اور یہ وہ مہینہ ہے جس کے روزے تو نے مجھ پر فرض کیئے ہیں

وَهُوَ شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡ اَنۡزَلۡتَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنَ

اور وہ ماہ مبارک رمضان ہے کہ جس میں تونے قرآن اتارا ہے

مَا أَبْقَيْتَنِي فِي يُسْرٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ وَسَعَةِ رِزْقٍ

جب تک تو مجھے زندہ رکھے اپنی طرف سے آسانی، آرام اور وسعت رزق نصیب فرما

وَلَا تُخْلِنِي مِنْ تِلْكَ الْمَوَاقِفِ الْكَرِيمَةِ وَالْمَشَاهِدِ الشَّرِيفَةِ

مجھے ان بزرگی و کرامت والے مقامات اور مقدس پاکیزہ مزارات اور اپنے نبی کریم کے سبز گنبد کی

وَزِيَارَةِ قَبْرِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ،

زیارت کرنے سے محروم نہ رکھ ان پر اور ان کی آل پر تیری رحمت ہو

وَفِي جَمِيعِ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَكُنْ لِي اَللّٰهُمَّ

اور دنیا و آخرت سے متعلق میری تمام حاجات پوری فرمادے اے معبود!

إِنِّي أَسْأَلُكَ فِيمَا تَقْضِي وَتُقَدِّرُ مِنَ الْأَمْرِ الْمَحْتُومِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ شب قدر میں تو جو یقینی امور طے فرماتا ہے اور جو محکم فیصلے کرتا ہے

مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِي لَا يُرَدُّ وَلَا يُبَدَّلُ أَنْ تَكْتُبَنِي

کہ جن میں کسی قسم کی ردوبدل نہیں ہوتی ان میں میرا نام اپنے بیت اللہ (کعبہ)

مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ الْمَبْرُورِ حَجُّهُمْ،

کا حج کرنے والوں میں لکھ دے کہ جن کا حج تمہیں منظور ہے

الْمَشْكُورِ سَعْيُهُمْ، الْمَغْفُورِ ذُنُوبُهُمْ، الْمُكَفَّرِ عَنْهُمْ سَيِّئَاتُهُمْ،

اور ان کی سعی مقبول ہے ان کے گناہ بخشے گئے اور ان کی خطائیں مٹادی گئیں ہیں

وَاجْعَلْ فِيمَا تَقْضِيْ وَتُقَدِّرُ أَنْ تُطِيلَ عُمْرِيْ وَتُوَسِّعَ عَلَيَّ رِزْقِيْ،

اور اپنی قضاء وقدر میں میری عمر طولانی میری روزی ورزق کشادہ فرما

وَتُؤَدِّیَ عَنِّیْ أَمَانَتِیْ وَدَیْنِیْ، آمِیْنَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ

اور مجھے ہر امانت اور ہر قرض ادا کرنے کی توفیق دے ایسا ہی ہو اے جہانوں کے پالنے والے۔

۴۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص ماہ رمضان میں ہر نماز واجب کے بعد اس دعاء کو پڑھے تو حق تعالیٰ اس کے قیامت تک کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے:

اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْ عَلٰی اَھْلِ الْقُبُوْرِ السُّرُوْرِ

اے معبود! قبروں میں دفن شدہ لوگوں کو شادمانی عطا فرما

اَللّٰھُمَّ اَغْنِ کُلَّ فَقِیْرٍ اَللّٰھُمَّ اَشْبِعْ کُلَّ جَائِعٍ

اے معبود! ہر محتاج کو غنی بنادے اے معبود! ہر بھوکے کو شکم سیر کر دے

اَللّٰھُمَّ اکْسُ کُلَّ عُرْیَانٍ اَللّٰھُمَّ اقْضِ دَیْنَ کُلِّ مَدِیْنٍ

اے معبود! ہر عریان کو لباس پہنادے اے معبود! ہر مقروض کا قرض ادا کر

اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ عَنْ کُلِّ مَکْرُوْبٍ اَللّٰھُمَّ رُدَّ کُلَّ غَرِیْبٍ

اے معبود! ہر مصیبت زدہ کو آسودگی عطا کر اے معبود! ہر مسافر کو وطن واپس لا

اَللّٰھُمَّ فُكَّ كُلَّ اَسِيْرٍ

اے معبود! ہر قیدی کو رہائی بخش دے

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ كُلَّ فَاسِدٍ مِنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ

اے معبود! مسلمانوں کے امور میں سے ہر بگاڑ کی اصلاح فرمادے

اَللّٰھُمَّ اشْفِ كُلَّ مَرِيْضٍ اَللّٰھُمَّ سُدَّ فَقْرَنَا بِغِنَاكَ

اے معبود! ہر مریض کو شفا عطا فرما اے معبود! اپنی ثروت سے ہماری محتاجی ختم کر دے

اَللّٰھُمَّ غَيِّرْ سُوْءَ حَالِنَا بِحُسْنِ حَالِكَ

اے معبود! ہماری بدحالی کو خوشحالی سے بدل دے

اَللّٰھُمَّ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَ اَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ

اے معبود! ہمیں اپنے قرض ادا کرنے کی توفیق دے اور محتاجی سے بچالے

اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

ماہ رمضان کی سحر کی دعائیں و اعمال

سحر کے وقت کچھ چیزوں کی تاکید کی گئی ہے:

۱۔ سحری کرنا اگرچہ کم ہی کیوں نہ ہو۔

۲۔ سورۂ قدر کی تلاوت کرنا۔

۳۔ استغفار کرنا۔

۴۔ دعاء سحری و دعاء ابو حمزہ ثمالی کا پڑھنا۔

۵۔ نماز شب کا پڑھنا۔

۶۔ روزہ کی نیت کرنا۔

سب سے مختصر دعاء سحر

یَا مَفْزَعِیْ عِنْدَ کُرْبَتِیْ وَیَا غَوْثِیْ عِنْدَ شِدَّتِیْ

اے مصیبت میں میری پناہ گاہ اے سختی میں میرے فریادرس

اِلَیْكَ فَزِعْتُ وَبِكَ اسْتَغَثْتُ وَبِكَ لُذْتُ لَا اَلُوْذُ بِسِوَاكَ وَلَا اَطْلُبُ

ڈرا ہوا تیرے پاس آیا ہوں اور تجھ سے فریاد کرتا ہوں تیری طرف دوڑا ہوں اور تیرے غیر کی پناہ نہیں

الْفَرَجَ اِلَّا مِنْكَ فَاَغِثْنِیْ وَفَرِّجْ عَنِّیْ

لیتا تیرے سوا کسی سے کشائش کا طالب نہیں ہوں پس میری فریاد سن اور کشائش عطا کر

یَا مَنْ یَقْبَلُ الْیَسِیْرَ وَیَعْفُوْ عَنِ الْکَثِیْرِ

اے وہ جو تھوڑا عمل قبول کرتا ہے اور بہت سے گناہ معاف کرتا ہے

اِقْبَلْ مِنِّیْ الْیَسِیْرَ وَاعْفُ عَنِّیْ الْکَثِیْرَ

مجھ سے بھی تھوڑا عمل قبول فرما اور بہت سے گناہوں کو معاف کر دے

اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

بے شک تو ہی بہت بخشنے والا مہربان ہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا تُبَاشِرُ بِہٖ قَلْبِیْ

اے معبود! میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوالی ہوں جو میرے دل میں جما رہے

وَیَقِیْنًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَنْ یُصِیْبَنِیْ اِلاَّ مَا کَتَبْتَ لِیْ

اور ایسا یقین کہ جس سے میں یہ سمجھنے لگوں کہ مجھے وہی پہنچے گا جو تو نے میرے لیے لکھا ہے

وَ رَضِّنِیْ مِنَ الْعَیْشِ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اور مجھے اس زندگی پر شاد رکھ جو تو نے مجھے دی ہے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

یَا عُدَّتِیْ فِیْ کُرْبَتِیْ وَیَا صَاحِبِیْ فِیْ شِدَّتِیْ

اے مصیبت میں میرے سرمایہ اے سختی میں میرے ساتھی

وَیَا وَلِیِّ فِیْ نِعْمَتِیْ وَیَا غَایَتِیْ فِیْ رَغْبَتِیْ اَنْتَ السَّاتِرُ عَوْرَتِیْ

اے نعمت میں میرے سرپرست اور اے میری چاہت کے مرکز تو میرے عیبوں کا چھپانے والا

وَالْاٰمِنُ رَوْعَتِیْ وَالْمُقِیْلُ عَثْرَتِیْ فَاغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ

خوف میں امان دینے والا اور میری غلطیاں معاف کرنے والا ہے پس میری خطائیں بخش دے

يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ.

اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

ماہ رمضان کے ذکر و دعاء

ان سب کو پڑھے:

۱۔ دعاء ''اَللّٰهُمَّ هٰذَا شَهْرُ...''

۲۔ دس تسبیحیں: ''سُبْحَانَ اللهِ بَارِئِ النَّسَمِ...''

۳۔ دعاء ''اِنَّ اللهَ وَ مَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ...''

۴۔ دعاء ''اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ...'' یہ سب مفاتیح الجنان میں ہیں۔ انہیں اس ماہ میں ہر روز پڑھے۔

۵۔ روایت میں ہے ''جو اس دعاء کو ماہ رمضان کی ہر شب میں پڑھے تو اس کے چالیس سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ شَهْرِ رَمَضَانَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ فِيْهِ الْقُرْاٰنَ

اے اللہ! اے ماہ رمضان کے پروردگار کہ جس میں تو نے قرآن کریم نازل فرمایا

وَافْتَرَضْتَ عَلٰى عِبَادِكَ فِيْهِ الصِّيَامَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اور اپنے بندوں پر اس ماہ میں روزے رکھنا فرض کیے محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما

وَّ ارْزُقْنِیْ حَجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فِیْ عَامِیْ هٰذَا وَفِیْ كُلِّ عَامٍ

اور مجھے اسی سال اپنے بیت الحرام (کعبہ) کا حج نصیب فرما

وَاغْفِرْلِیْ تِلْكَ الذُّنُوْبَ الْعِظَامَ

اور آئندہ سالوں میں بھی اور میرے اب تک کے تمام گناہان کبیرہ معاف کر دے

فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُهَا غَيْرُكَ يَا رَحْمٰنُ يَا عَلَّامُ.

کیونکہ سوائے تیرے انہیں کوئی معاف نہیں کر سکتا اے زیادہ رحم والے اے زیادہ علم والے۔

۶۔ ہر رات میں ہزار مرتبہ اِنَّآ اَنْزَلْنَا کی تلاوت کرے۔

۷۔ سو دفعہ سورۂ حٰم دخان کی تلاوت کرے (اگر ممکن ہو)۔

۸۔ ماہ رمضان کی ہر شب میں دعاء افتتاح پڑھے جو امام زمانہ (عج) سے نقل کی گئی ہے۔

۹۔ امام صادق علیہ السلام سے یہ دعاء ماہ رمضان کی ہر شب میں پڑھنے کے لئے وارد ہوئی ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ فِيْمَا تَقْضِیْ وَ تُقَدِّرُ مِنَ

اے معبود! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اپنی قضاء و قدر میں محکم امور سے متعلق

الْاَمْرِ الْمَحْتُوْمِ فِی الْاَمْرِ الْحَکِیْمِ مِنَ الْقَضَآءِ الَّذِیْ لَا یُرَدُّ وَلَا یُبَدَّلُ

جو یقینی فیصلے کرتا ہے جو تیری وہ قضاء ہے کہ جس میں کسی بھی طرح کی تبدیلی اور پلٹ نہیں ہوتی

اَنْ تَکْتُبَنِیْ مِنْ حُجَّاجِ بَیْتِكَ الْحَرَامِ الْمَبْرُوْرِ حَجُّهُمُ الْمَشْکُوْرِ

اس میں میرا نام اپنے بیت الحرام (کعبہ) کے حاجیوں میں لکھ دے کہ جن کا حج تجھے منظور ہے

سَعْیُهُمُ الْمَغْفُوْرِ ذُنُوْبُهُمُ الْمُکَفَّرِ عَنْ سَیِّئَاتِهِمْ وَ اَنْ تَجْعَلَ فِیْمَا تَقْضِیْ

ان کی سعی قبول ہے ان کے گناہ بخشے گئے ہیں اور ان کی خطائیں مٹادی گئی ہیں نیز اپنی قضاء

وَ تُقَدِّرُ اَنْ تُطِیْلَ عُمْرِیْ فِی خَیْرٍ وَ عَافِیَةٍ وَ تُوَسِّعَ فِیْ رِزْقِیْ

وقدر میں میری عمر طویل قرار دے جس میں بھلائی اور امن ہو میری روزی میں فراخی دے

وَ تَجْعَلَنِیْ مِمَّنْ تَنْتَصِرُ بِهٖ لِدِیْنِكَ وَلَا تَسْتَبْدِلْ بِیْ غَیْرِیْ.

اور مجھے ان لوگوں میں قرار دے جن کے ذریعے تو اپنے دین کی مدد کرتا ہے اور میری جگہ کسی اور کو نہ دے۔

۱۰۔ ماہ رمضان کی ہر شب میں خصوصاً آخری دس راتوں میں یہ پڑھے:

اَعُوْذُ بِجَلَالِ وَجْهِكَ الْکَرِیْمِ

میں تیری ذات کریم کی جلالت کے ذریعے پناہ چاہتا ہوں

اَنْ یَنْقَضِیَ عَنِّیْ شَهْرُ رَمَضَانَ اَوْ یَطْلُعَ الْفَجْرُ مِنْ لَیْلَتِیْ هٰذِهٖ

اس سے کہ میرا ماہ رمضان گزر جائے یا میری آج کی رات کے بعد اگلی صبح طلوع ہو جائے

وَلَكَ قِبَلِي تَبِعَةٌ أَوْ ذَنْبٌ تُعَذِّبُنِي عَلَيْهِ.

اور میرے لئے کوئی سزا باقی ہو جس پر تو مجھے عذاب کرے۔

۱۱۔ امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ماہ رمضان میں اول سے آخر تک روز و شب میں اس ذکر کو زیادہ پڑھنا مستحب ہے:

يَا ذَا الَّذِي كَانَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ، ثُمَّ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ،

اے وہ جو ہر چیز سے پہلے موجود تھا پھر ہر ایک چیز کو پیدا کیا

ثُمَّ يَبْقَى وَيَفْنَى كُلُّ شَيْءٍ يَا ذَا الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ،

تو وہ جو باقی رہے گا اور ہر چیز فنا ہو جائے گی اے وہ جس کی مانند کوئی چیز نہیں

وَيَا ذَا الَّذِي لَيْسَ فِي السَّمٰوَاتِ الْعُلٰى، وَلَا فِي الْأَرَضِيْنَ السُّفْلٰى،

اے وہ جو نہ بلند آسمانوں میں ہے اور نہ پست ترین زمینوں میں ہے

وَلَا فَوْقَهُنَّ وَلَا تَحْتَهُنَّ وَلَا بَيْنَهُنَّ إِلٰهٌ يُعْبَدُ غَيْرُهُ،

اور نہ ان کے اوپر اور نہ ان کے نیچے ہے اور نہ درمیان میں ہے وہ معبود جس کے سوا کوئی معبود نہیں

لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا يَقْوٰى عَلٰى إِحْصَائِهِ إِلَّا أَنْتَ،

تیرے لئے حمد ہے وہ حمد کہ کوئی اسے شمار نہ کر سکے سوائے تیرے

فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً لَا يَقْوٰى عَلٰى إِحْصَائِهَا إِلَّا أَنْتَ.

پس حضرت محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما وہ رحمت کہ کوئی اسے شمار نہ کر سکے سوائے تیرے۔

۱۲۔ مستحب ہے کہ ماہ رمضان کی ہر شب میں دو رکعت نماز پڑھے جس کی ہر رکعت میں سورہ الحمد و تین مرتبہ سورۂ توحید پڑھے۔ پھر سلام کے بعد یوں کہے:

سُبْحَانَ مَنْ هُوَ حَفِيظٌ لَا يَغْفُلُ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ رَحِيمٌ لَا يَعْجَلُ

پاک تر ہے وہ خدا جو ایسا نگہبان ہے غافل نہیں ہوتا، پاک تر ہے وہ مہربان جو جلدی نہیں کرتا

سُبْحَانَ مَنْ هُوَ قَائِمٌ لَا يَسْهُو سُبْحَانَ مَنْ هُوَ دَائِمٌ لَا يَلْهُو

پاک تر ہے وہ قائم جو کبھی بھولتا نہیں پاک تر ہے وہ ہمیشہ رہنے والا جو کھیل میں نہیں پڑتا۔

پھر تسبیحات اربعہ کو سات دفعہ پڑھے اور پھر یہ پڑھے:

سُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ يَا عَظِيمُ اِغْفِرْ لِيَ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ

تو پاک تر ہے تو پاک تر ہے اے بڑائی والے میرے بڑے بڑے گناہ معاف کر دے۔

پھر دس دفعہ صلوات پڑھے۔

جو اس نماز کو بجالائے حق تعالیٰ اس کے ستر ہزار گناہ معاف فرماتا ہے۔

۱۳۔ اس ماہ کے مستحبات میں یہ ہے کہ ہر روز کم از کم سو دفعہ صلوات پڑھے۔

۱۴۔ ہر روز ان تسبیحات کو سو دفعہ پڑھنے کی تاکید ہوئی ہے:

سُبْحَانَ الضَّارِّ النَّافِعِ سُبْحَانَ الْقَاضِي بِالْحَقِّ،

پاک ہے نقصان و نفع دینے والا پاک ہے وہ حق کے ساتھ فیصلہ کرنے والا

سُبْحَانَ الْعَلِيِّ الْاَعْلٰى سُبْحَانَهٗ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى.

پاک ہے وہ بلند و برتر پاکیزگی ہے اس کی حمد کے ساتھ پاکیزگی ہے اس کی اور بلندی۔

۱۵۔ امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ماہ رمضان کی آخری دس روتوں میں یہ پڑھے: اَعُوْذُ بِجَلَالِ... ذَنْبٌ اَوْ تَبِعَةٌ تُعَذِّبُنِیْ عَلَيْهِ.

۱۶۔ اسی طرح آخری دس راتوں میں واجب و مستحب نمازوں کے بعد اس دعاء کا پڑھنا مستحب ہے:

اَللّٰهُمَّ أَدِّ عَنَّا حَقَّ مَا مَضٰى مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاغْفِرْ لَنَا تَقْصِيْرَنَا فِيْهِ

اے معبود ماہ رمضان کا جو حق ہماری طرف رہ گیا ہو وہ ہماری جانب سے ادا کر دے ہمارا یہ قصور

وَتَسَلَّمْهُ مِنَّا مَقْبُوْلًا، وَلَا تُؤَاخِذْنَا بِإِسْرَافِنَا عَلٰى أَنْفُسِنَا،

معاف فرما اور اسے ہم سے پورا پورا قبول فرما اس ماہ میں ہم نے اپنے نفس پر جو زیادتی کی اس پر ہمیں نہ پکڑ

وَاجْعَلْنَا مِنَ الْمَرْحُوْمِيْنَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْمَحْرُوْمِيْنَ.

اور ہمیں ان لوگوں میں قرار دے جن پر رحم ہو چکا ہے اور ہمیں ناکام لوگوں میں قرار نہ دے۔

۱۷۔ ہر روز تین مرتبہ یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْكَ كَمَا اَمَرْتَنِیْ

اے معبود! میں دعا کرتا ہوں تجھ سے جیسا کہ تو نے حکم دیا

فَاسْتَجِبْ لِیْ کَمَا وَعَدْتَّنِیْ

پس میری دعا قبول کر جیسا کہ تو نے مجھ سے وعدہ کیا۔

شب قدر کے مشترک اعمال

۱۔ غسل (غروب آفتاب سے جتنا قریب کیا جائے بہتر ہے)۔

۲۔ دو رکعت نماز جس میں ہر رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد سات دفعہ سورۂ توحید پڑھے اور نماز کے بعد ستّر دفعہ کہے: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ.

۳۔ قرآں مجید کو کھول کر چہرے کے مقابل قرار دے اور یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِکِتَابِکَ الْمُنْزَلِ وَمَا فِیْہِ

اے معبود! بے شک سوال کرتاہوں تیری نازل کردہ کتاب کے واسطے سے اور جو کچھ اس میں ہے

وَ فِیْہِ اسْمُکَ الْاَکْبَرُ وَ اَسْمَآؤُکَ الْحُسْنٰی وَمَا یُخَافُ

اس کے واسطے اور اس میں تیرا بزرگتر نام ہے اور تیرے دیگر اچھے اچھے نام بھی ہیں اور وہ جو خوف

وَ یُرْجٰی اَنْ تَجْعَلَنِیْ مِنْ عُتَقَآئِکَ مِنَ النَّارِ.

و امید دلاتا ہے سوالی ہوں کہ مجھے ان میں قرار دے جن کو تو نے آگ سے آزاد کر دیا۔

پھر اپنی حاجت کو بار گاہ رب میں پیش کرے۔

۴۔ قرآن مجید کو سر پر رکھ کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ بِحَقِّ مَنْ اَرْسَلْتَهٗ بِهٖ

اے معبود! اس قرآن کے واسطے اور اس کے واسطے جسے تو نے اس کے ساتھ بھیجا

وَ بِحَقِّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مَدَحْتَهٗ فِيْهِ

اور ان مومنین کے واسطے جن کی تو نے اس میں مدح کی ہے

وَ بِحَقِّكَ عَلَيْهِمْ فَلاَ اَحَدَ اَعْرَفُ بِحَقِّكَ مِنْكَ.

اور ان پر تیرے حق کا واسطہ پس کوئی نہیں جانتا تیرے حق کو تجھ سے بڑھ کر۔

پھر دس دفعہ کہے:

بِكَ يَا اَللّٰهُ، بِمُحَمَّدٍ، بِعَلِيٍّ، بِفَاطِمَةَ، بِالْحَسَنِ،

اے اللہ تیرا واسطہ، محمد کا واسطہ، علی علیہ السلام کا واسطہ، فاطمہ علیہا السلام کا واسطہ، حسن علیہ السلام کا واسطہ

بِالْحُسَيْنِ، بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، بِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ

حسین علیہ السلام کا واسطہ، علی بن الحسین علیہما السلام کا واسطہ، محمد بن علی علیہما السلام کا واسطہ، جعفر بن محمد علیہما السلام کا واسطہ

بِمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ، بِعَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى، بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ،

موسی بن جعفر علیہما السلام کا واسطہ، علی بن موسی علیہما السلام کا واسطہ، محمد بن علی علیہما السلام کا واسطہ

بِعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، بِالْحُجَّةِ

علی بن محمد علیہما السلام کا واسطہ، حسن بن علی علیہما السلام کا واسطہ، حجت القائم علیہ السلام کا واسطہ

۵۔ شب قدر کی مخصوص زیارت امام حسین علیہ السلام

٦۔ دعاء جوشن کبیر پڑھنا۔

۷۔ تمام رات کو جاگ کر عبادت کرے۔

۸۔ سو رکعت نماز پڑھے۔(اگر نمازیں قضا ہو گئی ہوں تو ٦ دن کی قضاء پڑھے)

۹۔ یہ دعاء پڑھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَمۡسَیۡتُ لَكَ عَبۡدًا...(اس دعاء کے لئے مفاتیح الجنان دیکھیں)

۱۹ویں شب کے مخصوص اعمال

۱۔ سو دفعہ کہے: اَسۡتَغۡفِرُ اللهَ رَبِّیۡ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡهِ

۲۔ سو دفعہ کہے: اَللّٰھُمَّ الۡعَنۡ قَتَلَةَ اَمِیۡرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ

۳۔ یہ دعاء پڑھے: یَا ذَا الَّذِیۡ کَانَ...اِلَّا اَنۡتَ.

۲۱ویں شب کے مخصوص اعمال

اس شب کی فضیلت گذشتہ سے زیادہ ہے۔ اس شب کے عمومی اعمال کے علاوہ مخصوص اعمال یہ ہیں:

۱۔ زیادہ صلوات پڑھے۔

۲۔ حضرات آل محمد علیہم السلام کے ظالموں پر لعنت بھیجے۔

۳۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے قاتل پر لعنت بھیجے۔

۴۔ مفاتیح الجنان میں لکھی دعاؤں کو پڑھے۔

مناسب ہے کہ اس شب میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت پڑھے۔

۲۳ویں شب کے مخصوص اعمال

اس شب کی فضیلت گذشتہ دو شبوں سے کہیں زیادہ ہے۔ متعدد احادیث کے مطابق یہی رات شب قدر ہے۔ اس شب کے عمومی اعمال کے علاوہ مخصوص اعمال یہ ہیں:

۱۔ سورۂ عنکبوت کو پڑھے۔

۲۔ سورۂ روم کو پڑھے۔

۳۔ سورۂ دخان کو پڑھے۔

۴۔ ہزار دفعہ سورۂ قدر پڑھے۔

۵۔ دعاء فرج اَللّٰھُمَّ کُنْ لِوَلِیِّكَ الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ... کو بار بار پڑھے۔

٦۔ مفاتیح الجنان میں موجود دعاؤں کو پڑھے۔

اس شب میں اور ماہ رمضان کی آخری شب میں ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر یہ دعا پڑھے:

يَا مُدَبِّرَ الْاُمُورِ، يَا بَاعِثَ مَنْ فِي الْقُبُورِ،

اے کاموں کو منظم کرنے والے، اے قبروں سے اٹھا کھڑا کرنے والے،

يَا مُجْرِيَ الْبُحُورِ، يَا مُلَيِّنَ الْحَدِيدِ لِدَاوُدَ

اے دریاؤں کو رواں کرنے والے، اے داؤد علیہ السلام کے لیے لوہے کو موم بنانے والے،

صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ افْعَلْ بِي كَذَا وَ كَذَا

محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور کر دے میرے لیے یہ اور یہ میرے لیے ایسے ایسے کر دے

پھر اپنی حاجت بیان کرے اور کہے:

اَللَّيْلَةُ اَللَّيْلَةُ

اسی رات اسی رات

۷۔ اول شب و آخر شب میں غسل کرے۔

۸۔ امام حسین علیہ السلام کی مخصوص زیارت پڑھے۔

۹۔ صحیفہ سجادیہ کی دعائیں خصوصاً دعاء توبہ اور دعاء مکارم الاخلاق پڑھے۔

ماہ رمضان کے دنوں کی دعائیں

ابن عباس نے رسول اکرم ﷺ سے ماہ رمضان میں ہر روز پڑھی جانے والی خاص دعائیں نقل کی ہیں جو بڑی بافضیلت و باعث ثواب ہیں:

پہلے دن کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صِيَامِيْ فِيْهِ صِيَامَ الصَّآئِمِيْنَ

اے معبود! میرا آج کا روزہ حقیقی روزے داروں جیسا قرار دے

وَقِيَامِيْ فِيْهِ قِيَامَ الْقَآئِمِيْنَ

میری عبادت کو سچے عبادت گزاروں جیسی قرار دے

وَنَبِّهْنِيْ فِيْهِ عَنْ نَوْمَةِ الْغَافِلِيْنَ

آج مجھے غافل لوگوں جیسی نیند سے بیدار کر دے

وَهَبْ لِيْ جُرْمِيْ فِيْهِ يَا اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ

اور آج میرے گناہ بخش دے اے جہانوں کے پالنے والے

وَاعْفُ عَنِّيْ يَا عَافِيًا عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ.

اور مجھ سے در گزر کر اے گناہگاروں سے در گزر کرنے والے

دوسرے دن کی دعا:

اَللّٰھُمَّ قَرِّبْنِیْ فِیْہِ اِلٰی مَرْضَاتِکَ وَجَنِّبْنِیْ فِیْہِ مِنْ سَخَطِکَ

اے معبود! آج کے دن مجھے اپنی رضاؤں کے قریب کردے آج کے دن مجھے اپنی ناراضی

وَنَقِمَاتِکَ وَوَفِّقْنِیْ فِیْہِ لِقِرَآءَۃِ اٰیَاتِکَ بِرَحْمَتِکَ

اور اپنی سزاؤں سے بچائے رکھ اور آج کے دن مجھے اپنی آیات پڑھنے کی توفیق دے اپنی رحمت سے

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

تیسرے دن کی دعا:

اَللّٰھُمَ ارْزُقْنِیْ فِیْہِ الذِّھْنَ وَالتَّنْبِیْہَ وَبَاعِدْنِیْ فِیْہِ مِنَ السَّفَاھَۃِ

اے معبود! آج کے دن مجھے ہوشاور آگاہی عطا فرما مجھے ہر طرح کی ناسمجھی اور بے راہ روی سے

وَالتَّمْوِیْہِ وَاجْعَلْ لِیْ نَصِیْبًا مِنْ کُلِّ خَیْرٍ تُنْزِلُ فِیْہِ بِجُوْدِکَ

بچا کے رکھ اور مجھ کو ہر اس بھلائی میں سے حصہ دے جو آج تیری عطاؤں سے نازل ہو

یَا اَجْوَدَ الْاَجْوَدِیْنَ.

اے سب سے زیادہ عطا کرنے والے۔

چوتھے دن کی دعا:

اَللّٰھُمَّ قَوِّنِیْ فِیْہِ عَلٰی اِقَامَۃِ اَمْرِکَ

اے معبود! آج کے دن مجھے قوت دے کہ تیرے حکم کی تعمیل کروں

وَ اَذِقْنِیْ فِیْہِ حَلاوَۃَ ذِکْرِکَ

اس میں مجھے اپنے ذکر کی مٹھاس کا مزہ عطا کر

وَ اَوْزِعْنِیْ فِیْہِ لِاَدَآءِ شُکْرِکَ بِکَرَمِکَ

آج کے دن اپنے کرم سے مجھے اپنا شکر ادا کرنے کی توفیق دے

وَ احْفَظْنِیْ بِحِفْظِکَ وَ سِتْرِکَ یَا اَبْصَرَ النَّاظِرِیْنَ.

مجھے اپنی نگہداری اور پردہ پوشی کی حفاظت میں رکھ اے دیکھنے والوں میں زیادہ دیکھنے والے۔

پانچویں دن کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ فِیْہِ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ

اے معبود! آج کے دن مجھے بخشش مانگنے والوں میں سے قرار دے

وَاجْعَلْنِیْ فِیْہِ مِنْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ الْقَانِتِیْنَ

آج کے دن مجھے اپنے نیکوکار عبادت گزار بندوں میں سے قرار دے

وَاجْعَلْنِیْ فِیْہِ مِنْ اَوْلِیَآئِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ

اور آج کے دن مجھے اپنے نزدیکی دوستوں میں سے قرار دے

بِرَاْفَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

اپنی محبت سے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

چھٹے دن کی دعا:

اَللّٰهُمَّ لاَ تَخْذُلْنِیْ فِیْهِ لِتَعَرُّضِ مَعْصِیَتِكَ

اے معبود! آج کے دن مجھے چھوڑ نہ دے کہ تیری نافرمانی میں لگ جاؤں

وَ لاَ تَضْرِبْنِیْ بِسِیَاطِ نِقْمَتِكَ

اور نہ مجھے اپنے غضب کا تازیانہ مار

وَ زَحْزِحْنِیْ فِیْهِ مِنْ مُوْجِبَاتِ سَخَطِكَ بِمَنِّكَ

آج کے دن مجھے اپنے احسان و نعمت سے مجھے اپنی ناراضی کے کاموں سے بچائے رکھ

وَ اَیَادِیْكَ یَا مُنْتَهٰی رَغْبَةِ الرَّاغِبِیْنَ.

اے رغبت کرنے والوں کی آخری امید گاہ۔

ساتویں دن کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ فِیْهِ عَلٰی صِیَامِهٖ وَ قِیَامِهٖ

اے معبود! آج کے دن مجھے روزہ رکھنے اور عبادت کرنے میں مدد دے

وَ جَنِّبْنِیْ فِیْهِ مِنْ هَفَوَاتِهٖ وَ اٰثَامِهٖ

اور اس میں مجھے بے کار باتوں اور گناہوں سے بچائے رکھ

وَ ارْزُقْنِیْ فِیْهِ ذِكْرَكَ بِدَوَامِهٖ بِتَوْفِیْقِكَ

اور اس میں مجھے یہ توفیق دے کہ ہمیشہ تیرے ذکر و فکر میں رہوں

يَا هَادِيَ الْمُضِلِّيْنَ.

اے گمراہوں کو ہدایت دینے والے۔

آٹھویں دن کی دعا:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ فِيْهِ رَحْمَةَ الْاَيْتَامِ وَاِطْعَامَ الطَّعَامِ وَاِفْشَآءَ السَّلَامِ

اے معبود! آج کے دن مجھے یتیموں پر رحم کرنے، ان کو کھانا کھلانے اور کھلے دل سب کو سلام کہنے

وَصُحْبَةَ الْكِرَامِ بِطَوْلِكَ يَا مَلْجَاَ الْاٰمِلِيْنَ.

اور شرفاء کے پاس بیٹھنے کی توفیق دے اپنے فضل سے اے آرزومندوں کی پناہ گاہ۔

نویں دن کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ فِيْهِ نَصِيْبًا مِنْ رَحْمَتِكَ الْوَاسِعَةِ

اے معبود! آج کے دن مجھے اپنی وسیع رحمت میں سے بہت زیادہ حصہ دے

وَاهْدِنِيْ فِيْهِ لِبَرَاهِيْنِكَ السَّاطِعَةِ

اس میں مجھ کو اپنے روشن دلائل کی ہدایت فرما

وَخُذْ بِنَاصِيَتِيْ اِلٰى مَرْضَاتِكَ الْجَامِعَةِ

اور میری مہار پکڑ کے مجھے اپنی ہمہ جہتی رضاؤں کی طرف لے جا

بِمَحَبَّتِكَ يَا اَمَلَ الْمُشْتَاقِيْنَ.

اپنی محبت سے اے شوق رکھنے والوں کی آرزو۔

دسویں دن کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ فِیْهِ مِنَ الْمُتَوَكِّلِیْنَ عَلَیْكَ

اے معبود! آج کے دن مجھے ان لوگوں میں رکھ جو تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں

وَ اجْعَلْنِیْ فِیْهِ مِنَ الْفَآئِزِیْنَ لَدَیْكَ

اس میں مجھے ان میں قرار دے جو تیرے حضور کامیاب ہیں

وَ اجْعَلْنِیْ فِیْهِ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ اِلَیْكَ

اور اس میں اپنے احسان و کرم سے مجھے اپنے نزدیکی لوگوں میں قرار دے

بِاِحْسَانِكَ یَا غَایَةَ الطَّالِبِیْنَ.

اے طلبگاروں کے مقصود۔

گیارہویں دن کی دعا:

اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَیَّ فِیْهِ الْاِحْسَانَ وَ كَرِّهْ اِلَیَّ فِیْهِ الْفُسُوْقَ

اے معبود! آج کے دن نیکی کو میرے لئے پسندیدہ فرمادے اس میں گناہ و نافرمانی کو

وَ الْعِصْیَانَ وَ حَرِّمْ عَلَیَّ فِیْهِ السَّخَطَ وَ النِّیْرَانَ

میرے لئے ناپسندیدہ بنادے اور اس میں غیظ و غضب کو مجھ پر حرام کردے اپنی حمایت کے ساتھ

بِعَوْنِكَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ.

اے فریادیوں کے فریادرس۔

بارہویں دن کی دعا:

اَللّٰھُمَّ زَیِّنِّیْ فِیْہِ بِالسِّتْرِ وَ الْعِفَافِ وَ اسْتُرْنِیْ فِیْہِ بِلِبَاسِ الْقُنُوْعِ

اے معبود! آج کے دن مجھے پردے اور پاکدامنی سے زینت دے اس میں مجھے قناعت

وَ الْکِفَافِ وَ احْمِلْنِیْ فِیْہِ عَلَی الْعَدْلِ وَ الْاِنْصَافِ وَ اٰمِنِّیْ فِیْہِ مِنْ کُلِّ

اور خودداری کے لباس سے ڈھانپ دے اس میں مجھے عدل وانصاف پر آمادہ فرما اور اس میں مجھے

مَا اَخَافُ بِعِصْمَتِکَ یَا عِصْمَةَ الْخَائِفِیْنَ.

اپنی پناہ کے ساتھ ان چیزوں سے امن دے جن سے ڈرتا ہوں اے ڈرنے والوں کی پناہ۔

تیرہویں دن کی دعا:

اَللّٰھُمَّ طَھِّرْنِیْ فِیْہِ مِنَ الدَّنَسِ وَ الْاَقْذَارِ

اے معبود! آج کے دن مجھ کو میل کچیل سے پاک وصاف رکھ

وَ صَبِّرْنِیْ فِیْہِ عَلٰی کَائِنَاتِ الْاَقْدَارِ وَ وَفِّقْنِیْ فِیْہِ لِلتُّقٰی

اس میں مجھے مقدر شدہ مشکلات پر صبر عطا فرما اور آج اپنی مدد کے ساتھ مجھ کو پرہیزگاری

وَ صُحْبَةِ الْاَبْرَارِ بِعَوْنِکَ یَا قُرَّةَ عَیْنِ الْمَسَاکِیْنِ.

اور نیکوکاروں کے ساتھ رہنے کی توفیق دے اے بے چاروں کی خنکی چشم۔

چودھویں دن کی دعا:

اَللّٰهُمَّ لاَ تُؤَاخِذْنِيْ فِيْهِ بِالْعَثَرَاتِ وَ اَقِلْنِيْ فِيْهِ مِنَ الْخَطَايَا

اے معبود! آج کے دن لغزشوں پر میری گرفت نہ فرما اس میں میری خطاؤں

وَ الْهَفَوَاتِ وَلاَ تَجْعَلْنِيْ فِيْهِ غَرَضًا لِلْبَلاَيَا وَ الْآفَاتِ

اور فضول باتوں سے در گزر کر اور آج مجھ کو مشکلوں اور مصیبتوں کا نشانہ قرار نہ دے بواسطہ

بِعِزَّتِكَ يَا عِزَّ الْمُسْلِمِيْنَ.

اپنی عزت کے اے مسلمانوں کی عزت۔

پندرہویں دن کی دعا:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ فِيْهِ طَاعَةَ الْخَاشِعِيْنَ وَ اشْرَحْ فِيْهِ صَدْرِيْ

اے معبود! آج کے دن مجھے خاشعین کی سی اطاعت نصیب فرما اور اس میں دلدادہ لوگوں

بِاِنَابَةِ الْمُخْبِتِيْنَ بِاَمَانِكَ يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ.

ایسی بازگشت کیلئے میرا سینہ کھول دے اپنی پناہ کے ساتھ اے خوف زدوں کی پناہ۔

سولہویں دن کی دعا:

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِيْ فِيْهِ لِمُوَافَقَةِ الْاَبْرَارِ وَ جَنِّبْنِيْ فِيْهِ مُرَافَقَةِ الْاَشْرَارِ

اے معبود! آج کے دن مجھے نیکوں سے سنگت کرنے کی توفیق عطا فرما اس میں مجھ کو بروں کے

وَ اٰوِنِيْ فِيْهِ بِرَحْمَتِكَ اِلٰى دَارِ الْقَرَارِ

ساتھ سے بچائے رکھ اور اس میں اپنی رحمت سے مجھے دار القرار میں جگہ عطا فرما

بِاِلٰهِيَّتِكَ يَا اِلٰهَ الْعٰلَمِيْنَ.

بواسطہ اپنی معبودیت کے اے جہانوں کے معبود۔

سترہویں دن کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْهِ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَ اقْضِ لِيْ فِيْهِ الْحَوَآئِجَ

اے معبود! آج کے دن مجھے نیک اعمال بجالانے کی ہدایت دے اور اس میں میری حاجتیں

وَ الْاٰمَالَ يَا مَنْ لَا يَحْتَاجُ اِلَى التَّفْسِيْرِ وَ السُّؤَالِ يَا عَالِمًا بِمَا

اور خواہشیں پوری فرما اے وہ جو سوال کرنے اور ان کی تشریح کا محتاج نہیں اے ان باتوں کے

فِيْ صُدُوْرِ الْعَالَمِيْنَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ.

جاننے والے جو اہل عالم کے سینوں میں ہیں محمد اور ان کی پاکیزہ آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما۔

اٹھارہویں دن کی دعا:

اَللّٰهُمَّ نَبِّهْنِيْ فِيْهِ لِبَرَكَاتِ اَسْحَارِهٖ وَ نَوِّرْ فِيْهِ قَلْبِيْ بِضِيَآءِ

اے معبود! آج کے دن مجھ کو اس مہینے کی سحریوں کی برکتوں سے آگاہ کر اس میں میرے دل کو اسکی

اَنْوَارِهٖ وَ خُذْ بِكُلِّ اَعْضَآئِيْ اِلَى اتِّبَاعِ اٰثَارِهٖ

روشنیوں سے چمکادے اور اس میں میرے اعضاء کو اس ماہ کے احکام پر عمل کرنے کیطرف لگادے

بِنُوْرِكَ يَا مُنَوِّرَ قُلُوْبِ الْعَارِفِيْنَ.

بواسطہ اپنے نور کے اے پہچان والوں کے دلوں کو روشن کرنیوالے۔

انیسویں دن کی دعا:

اَللّٰھُمَّ وَ فِرْ فِیْہِ حَظِّیْ مِنْ بَرَکَاتِہٖ وَ سَھِّلْ سَبِیْلِی اِلٰی خَیْرَاتِہٖ

اے معبود! آج کے دن اس ماہ کی برکتوں میں میرا حصہ بڑھادے اس کی بھلائیوں کیلئے میرا راستہ آسان

وَلاَ تَحْرِمْنِیْ قُبُوْلَ حَسَنَاتِہٖ یَا ھَادِیًا اِلَی الْحَقِّ الْمُبِیْنَ.

فرما اور میری نیکیوں کی قبولیت سے مجھے محروم نہ کر اے روشن حق کی طرف ہدایت کرنے والے۔

بیسویں دن کی دعا:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ فِیْہِ اَبْوَابَ الْجِنَانِ وَ اَغْلِقْ عَنِّیْ فِیْہِ اَبْوَابَ النِّیْرَانِ

اے معبود! آج میرے لئے جنت کے دروازے کھول دے اور آج مجھ پر جہنم کے دروازے بند فرمادے

وَ وَفِّقْنِیْ فِیْہِ لِتِلاَوَۃِ الْقُرْاٰنِ یَا مُنْزِلَ السَّکِیْنَۃِ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ.

اور آج مجھے قرآن پڑھنے کی توفیق دے اے ایمان داروں کے دلوں کو تسلی بخشنے والے۔

اکیسویں دن کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ فِیْہِ اِلٰی مَرْضَاتِكَ دَلِیْلًا وَ لاَ تَجْعَلْ لِلشَّیْطَانِ

اے معبود! آج کے دن اپنی رضاؤں کی طرف میری رہنمائی کا سامان کر اور اس میں شیطان کو

فِیْہِ عَلَیَّ سَبِیْلًا وَ اجْعَلِ الْجَنَّۃَ لِیْ مَنْزِلًا وَ مَقِیْلًا

مجھ پر کسی طرح کا اختیار نہ دے اور جنت کو میرا مقام اور ٹھکانہ قرار دے

يَا قَاضِيَ حَوَائِجِ الطَّالِبِيْنَ.

اے طلبگاروں کی حاجتیں پوری کرنے والے۔

بائیسویں دن کی دعا:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ فِيْهِ اَبْوَابَ فَضْلِكَ وَ اَنْزِلْ عَلَيَّ فِيْهِ

اے معبود! آج کے دن میرے لئے اپنے کرم کے دروازے کھول دے اس میں مجھ پر اپنی

بَرَكَاتِكَ وَ وَفِّقْنِيْ فِيْهِ لِمُوْجِبَاتِ مَرْضَاتِكَ وَ اَسْكِنِّيْ فِيْهِ بُحْبُوْحَاتِ

برکتیں نازل فرما اس میں مجھے اپنی رضاؤں کے ذرائع اختیار کرنے کی توفیق دے اور اس میں مجھ

جَنَّاتِكَ يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ.

کو مرکز بہشت میں سکونت عنایت فرما اے بے قرار لوگوں کی دعائیں قبول فرمانے والے۔

تئیسویں دن کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ فِيْهِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَ طَهِّرْنِيْ مِنَ الْعُيُوْبِ

اے معبود! آج کے دن میرے گناہوں کو دھو ڈال میرے عیوب و نقائص دور فرما دے اور اس میں

وَ امْتَحِنْ قَلْبِيْ فِيْهِ بِتَقْوَى الْقُلُوْبِ يَا مُقِيْلَ عَثَرَاتِ الْمُذْنِبِيْنَ.

میرے دل کو آزما کر اہل تقویٰ کا درجہ دے اے گناہگاروں کی لغزشیں معاف کرنے والے۔

چوبیسویں دن کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِیْہِ مَا یُرْضِیْكَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِمَّا یُؤْذِیْكَ

اے معبود! آج کے دن میں وہ چیز مانگتا ہوں جو تجھے پسند ہے اور اس چیز سے پناہ لیتا ہوں جو تجھے ناپسند ہے

وَ اَسْئَلُكَ التَّوْفِیْقَ فِیْہِ لِاَنْ اُطِیْعَكَ وَلَا اَعْصِیَكَ

اور اس میں تجھ سے توفیق مانگتا ہوں تا کہ میں فرمانبرداری کروں اور تیری نافرمانی نہ کروں

یَا جَوَادَ السَّائِلِیْنَ.

اے سائلوں کو بہت عطا کرنے والے۔

پچیسویں دن کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ فِیْہِ مُحِبًّا لِاَوْلِیَآئِكَ وَ مُعَادِیًا لِاَعْدَآئِكَ

اے معبود! آج کے دن مجھے اپنے دوستوں کا دوست قرار دے اور اپنے دشمنوں کا دشمن

مُسْتَنًّا بِسُنَّةِ خَاتَمِ اَنْبِیَآئِكَ یَا عَاصِمَ قُلُوْبِ النَّبِیِّیْنَ.

نیز مجھے اپنے نبیوں کے خاتم کی سنت پر قائم رکھ اے نبیوں کے دلوں کی نگہداری کرنے والے۔

چھبیسویں دن کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ سَعْیِیْ فِیْہِ مَشْكُوْرًا وَ ذَنْبِیْ فِیْہِ مَغْفُوْرًا وَ عَمَلِیْ

اے معبود! آج کے دن میری کوشش کو پسندیدہ قرار دے اس میں میرے گناہ کو معاف اور اس میں

فِیْہِ مَقْبُوْلًا وَ عَیْبِیْ فِیْہِ مَسْتُوْرًا یَا اَسْمَعَ السَّامِعِیْنَ.

میرے عمل کو مقبول اور اس میں میرے عیب کو چھپا ہوا قرار دے اے سب سے زیادہ سننے والے۔

ستائیسویں دن کی دعا:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ فِیْهِ فَضْلَ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَ صَیِّرْ اُمُوْرِیْ فِیْهِ

اے معبود! آج کے دن مجھے شب قدر کا فضل نصیب فرمادے اس میں میرے معاملوں کو مشکل سے

مِنَ الْعُسْرِ اِلَی الْیُسْرِ وَ اقْبَلْ مَعَاذِیْرِیْ وَحُطَّ عَنِّیْ الذَّنْبَ وَ الْوِزْرَ

آسان بنادے اور میر اعذر و معذرت قبول کرلے اور میر اگناہ معاف اور بوجھ دور کردے

یَا رَؤُفًا بِعِبَادِهِ الصَّالِحِیْنَ.

اے اپنے نیکوکار بندوں کے ساتھ مہربانی کرنے والے۔

اٹھائیسویں دن کی دعا:

اَللّٰهُمَّ وَفِّرْ حَظِّیْ فِیْهِ مِنَ النَّوَافِلِ وَ اَکْرِمْنِیْ فِیْهِ بِاِحْضَارِ

اے معبود! آج کے دن نفلی عبادت سے مجھے بہت زیادہ حصہ دے اور اس میں مجھے مسائل دین یاد

الْمَسَائِلِ وَ قَرِّبْ وَ سِیْلَتِیْ اِلَیْكَ مِنْ بَیْنِ الْوَسَائِلِ

کرنے سے عزت دے اور اس میں تمام وسیلوں میں سے میرے وسیلے کو اپنے حضور قریب تر فرما

یَا مَنْ لَا یُشْغِلُهٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّیْنَ.

اے وہ ذات جسے اصرار کرنے کا اصرار دوسروں سے غافل نہیں کرتا

انتیسویں دن کی دعا:

اَللّٰهُمَّ غَشِّنِیْ فِیْهِ بِالرَّحْمَةِ وَارْزُقْنِیْ فِیْهِ التَّوفِیْقَ

اے معبود! آج کے دن مجھے رحمت سے ڈھانپ دے اس میں مجھے نیکی کی توفیق

وَالْعِصْمَةَ وَطَهِّرْ قَلْبِیْ مِنْ غَیَاهِبِ التُّهْمَةِ

اور برائی سے تحفظ نصیب فرمااور میرے دل کو تہمت تراشی کی تاریکیوں سے پاک کردے

یَا رَحِیْمًا بِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ.

اے اپنے ایماندار بندوں پر بہت مہربان۔

تیسویں دن کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صِیَامِیْ فِیْهِ بِالشُّکْرِ وَالْقُبُوْلِ عَلٰی مَا تَرْضَاهُ

اے معبود! میرے اس ماہ کے روزوں کو پسندیدہ اور قبول کیئے ہوئے قرار دے اس صورت میں جس

وَیَرْضَاهُ الرَّسُوْلُ مُحْکَمَةً فُرُوْعُهُ بِالْاُصُوْلِ بِحَقِّ

کو تو اور تیرا رسول پسند فرماتا ہے کہ اس کے فروع اس کے اصول سے پختہ تعلق رکھتے ہوں بواسطہ

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

ہمارے سردار حضرت محمد اور ان کی پاکیزہ آل علیہم السلام کے اور حمد ہے خدا کیلئے جو جہانوں کا رب ہے۔

شب آخر ماہ رمضان کی دعائیں و اعمال

۱۔ غسل کرے۔

۲۔ زیارت امام حسین علیہ السلام پڑھے۔

۳۔ سورۂ انعام، کہف ویٰس پڑھے۔

۴۔ سو دفعہ کہے: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ.

۵۔ دعاء وداع خصوصاً صحیفہ سجادیہ کی دعاء نمبر ۴۵ پڑھے۔

۶۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ فرمایا: جو شخص آخر ماہ رمضان کی شب میں اگر ۱۰ ارکعت نماز (مفاتیح الجنان میں موجود طریقہ سے) پڑھے، خداوند عالم اس کو معاف کر دیتا ہے اور اس کے ماہ رمضان کو قبول کر لیتا ہے۔

۷۔ امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا: جو شخص ماہ مبارک رمضان کی آخری شب میں اس دعاء کے ذریعہ مہینے کو الوداع کہے خداوند عالم اس کو معاف کر دیتا ہے:

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ صِيَامِيْ لِشَهْرِ رَمَضَانَ

اے اللہ! رمضان کے اس مہینے کے روزے میرے لیے آخری روزے قرار نہ دے

وَ أَعُوذُ بِكَ أَنْ يَطْلُعَ فَجْرُ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ إِلَّا وَ قَدْ غَفَرْتَ لِيْ.

اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس سے کہ اس رات کی صبح ہو جائے لیکن تو نے مجھے بخش دیا ہو۔

شب عید و روز عید میں نماز مغرب و عشا، صبح اور نماز ظہر و عصر کے بعد نیز نماز عید کے بعد یہ کہے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ

خدا بزرگتر ہے خدا بزرگتر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں خدا بزرگتر ہے خدا بزرگتر ہے اور خدا کیلئے

اَلْحَمْدُ اللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا وَلَهُ الشُّكْرُ عَلٰى مَا أَوْلَانَا.

حمد ہے حمد ہے خدا کیلئے اس پر کہ ہمیں ہدایت دی اور اس کا شکر ہے اس پر جو کچھ اس نے ہمیں بخشا۔

یہ تمام اعمال مفاتیح الجنان (مولف محدث عباس قمی) سے نقل ہوئے ہیں۔

اجتماعی زندگی کے تقاضے

سماجی زندگی کا سب سے نمایاں پہلو یہ ہے کہ سماج میں رہنے والے ایک دوسرے کی مدد کریں۔ اور اِسی سے معاشرہ کی تشکیل ہوتی ہے اور عدل و انصاف کے ساتھ رہنے کو انسانیت کا نام دیا جاتا ہے۔ ہر انسان کی فطرت اِس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اسے مادّی و معنوی پہلو سے رشد و ترقی ملے۔ اچھا کھانا، گھر، گاڑی، وغیرہ جیسی مادی

ضرورتیں ہوں یا بہترین علم طب، مہندسی، فنی، علم دین، وغیرہ جیسی معنوی ضرورتیں ہوں۔ ان سب کو پانے کے لئے ہر شخص کوشاں ہے۔

دنیا اور آخریت کی کامیابی اور سعادتمندی عبادت اور معاملات دونوں پر مجموعی طور سے عمل پیرا ہونے پر منحصر ہے۔ امام زمانہ علیہ السلام کے اس دورِ غیبت کبریٰ میں خداوند عالم نے انہیں ضرورتوں کو پورا کرنے کا نام خوشنودیٔ امام زمانہ علیہ السلام قرار دیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہم نے عبادات کے پہلو میں کوئی کمی نہ چھوڑی ہو، لیکن تھوڑے سے لمحہ کے لئے معاملات پر بھی غور کرنا ہوگا، تاکہ سماجی زندگی کا پہلو بھی اپنے میزانِ انصاف پر پورا اُتر سکے اور اپنے امام وقت کی خوشنودی کا باعث بنے۔

مسئلہ ۲۹۵: مسلمان پر صلہ رحم واجب ہے اور قطع رحم گناہان کبیرہ میں سے ہے اگر (عام حالات میں) صلہ رحم واجب اور قطع رحم ان گناہان کبیرہ میں سے ہے جس کی سزا آتش جہنم بتائی گئی ہے تو دیار غیر اور عالم غربت میں جہاں انسان اپنی برادری اور رشتہ داروں سے دور ہوتا ہے خاندان، خاندان سے بچھڑ جاتے ہیں، دینی تعلقات ختم ہو جاتے ہیں اور مادی اقدار کو غلبہ ہوتا ہے، ایسے مقامات پر صلہ رحم کی اہمیت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قطع رحم سے منع فرمایا ہے اور اپنے کلام میں ارشاد فرماتا ہے:

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْٓا

اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ اَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾

"کیا تم سے کچھ دور ہے اگر تم حاکم بنو تو روئے زمین میں فساد پھیلانے اور اپنے رشتے ناطوں کو توڑنے لگو۔ یہ وہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے اور (گویا خود اس نے) کانوں کو بہرہ اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔"[۱]

اور امام علی علیہ السلام نے فرمایا:

إِنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ لَيَجْتَمِعُونَ وَ يَتَوَاسَوْنَ وَ هُمْ فَجَرَةٌ فَيَرْزُقُهُمُ اللهُ وَ إِنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ لَيَتَفَرَّقُونَ وَ يَقْطَعُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً فَيَحْرِمُهُمُ اللهُ وَ هُمْ أَتْقِيَاءُ.

"ایک گھرانے والے جو آپس میں اتفاق اور اتحاد سے رہتے ہیں ایک دوسرے سے ہمدردی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ وہ فاسق و فاجر بھی ہوں تو خدا انہیں رزق و روزی سے نوازتا ہے اور ایک گھرانے والے جو باہمی افتراق اور انتشار کا شکار ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے قطع

---

۱ سورہ محمد (۴۷)، آیات ۲۲-۲۳

تعلق کرتے ہیں وہ متقی وپرہیز گار بھی ہوں تو خدا انہیں رزق وروزی سے محروم کردیتا ہے۔"[1]

اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عليه السلام ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا يَمُوتُ صَاحِبُهُنَّ أَبَداً حَتَّى يَرَى وَبَالَهُنَّ الْبَغْيُ وَ قَطِيعَةُ الرَّحِمِ وَ الْيَمِينُ الْكَاذِبَةُ يُبَارِزُ اللهَ بِهَا وَ إِنَّ أَعْجَلَ الطَّاعَةِ ثَوَاباً لَصِلَةُ الرَّحِمِ وَ إِنَّ الْقَوْمَ لَيَكُونُونَ فُجَّاراً فَيَتَوَاصَلُونَ فَتَنْمِي أَمْوَالُهُمْ وَ يُثْرُونَ وَ إِنَّ الْيَمِينَ الْكَاذِبَةَ وَ قَطِيعَةَ الرَّحِمِ لَتَذَرَانِ الدِّيَارَ بَلَاقِعَ مِنْ أَهْلِهَا.

"کتاب علی علیہ السلام میں ہے: تین خصلتیں ایسی ہیں جن کا مرتکب اس وقت تک ہرگز نہیں مرتا جب تک اس کی سزا نہ بھگتے۔ ظلم، قطع رحم اور جھوٹی قسم، جو خدا سے نبرد آزما ہونے کے مترادف ہے۔ خدا کی اطاعتوں میں سے جس کا ثواب سب سے جلدی ملتا ہے وہ صلہ رحم ہے۔ فاسق اور فاجر قومیں بھی جب صلہ رحم کرتی ہیں تو ان کا مال

---

۱ اصول کافی، ج ۲، ص ۳۴۸

بڑھ جاتا ہے اور ثروت مند بن جاتے ہیں اور جھوٹی قسم اور قطع رحم تو آباد گھروں کو اس کے رہنے والوں سے خالی اور اجاڑ کر رکھ دیتے ہیں۔"[1]

مسئلہ ۲۹۶: قطع رحم کرنا حرام ہے اگرچہ وہ رحم (قریبی رشتہ دار) تارک الصلوۃ اور شراب خور ہو اور بعض دینی احکام کو اہمیت نہ دیتا ہو۔ مثال کے طور پر خاتون ہے تو وہ بے پردہ رہتی ہے اور اس کے سامنے کسی قسم کا وعظ و نصیحت اور تنبیہ کارگر ثابت نہیں ہوتی۔ (ایسے افراد سے بھی صلہ رحم واجب ہے) بشرطیکہ ان سے صلہ رحم کے نتیجے میں فعل حرام کی تائید نہ ہوتی ہو۔

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

أَفْضَلُ الْفَضَائِلِ: أَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ، وَ تُعْطِيَ مَنْ حَرَمَكَ وَ تَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَكَ.

فضائل میں سب سے افضل یہ ہے کہ جو تم سے قطع رحم کرے تم اس سے صلہ رحم کرو جو تمہیں محروم کرے تم اسے عطا کرو اور جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کرو۔[2]

---

۱ اصول کافی، ج ۲، ص ۳۴۷

۲ جامع السعادات للنراقی رحمۃ اللہ علیہ، ج ۲، ص ۲۶۰

نیز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَقْطَعْ رَحِمَكَ وَإِنْ قَطَعَتْكَ.

"قطع رحم نہ کرو اگرچہ وہ تم سے قطع رحم کریں۔"[1]

مسئلہ ۲۹۷: شاید سب سے معمولی عمل جس کے ذریعے ایک مسلمان صلہ رحم کر سکتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان اپنے قریبی رشتہ داروں کی زیارت کرے اور ان سے ملاقات کرے اور ان کی احوال پرسی کرے اگرچہ دور ہی سے سہی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ أَعْجَلَ الْخَيْرِ ثَوَاباً صِلَةُ الرَّحِمِ.

"نیک کاموں میں سب سے جلدی جس کا ثواب ملتا ہے وہ صلہ رحم ہے۔"[2]

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا

صِلُوْا أَرْحَامَكُمْ وَلَوْ بِالتَّسْلِيْمِ يَقُوْلُ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى۔ وَ اتَّقُوْا اللهَ الَّذِىْ تَسَائَلُوْنَ بِهٖ وَ الْأَرْحَامَ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا.

---

۱ اصول کافی، ج ۲، ص ۳۴۷؛ من لایحضرہ الفقیہ، ج ۴، ص ۲۶۷

۲ اصول کافی، ج ۲، ص ۱۵۲

"صلہ رحم کرتے رہو اگرچہ سلام کے ذریعے ہی سہی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اور خدا سے ڈرو جس کے وسیلہ سے آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرتے رہو اور قطع رحم سے ڈرو بے شک خدا تمہاری دیکھ بھال میں ہے۔"[1]

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

إِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ وَ الْبِرَّ لَيُهَوِّنَانِ الْحِسَابَ وَ يَعْصِمَانِ مِنَ الذُّنُوبِ فَصِلُوا أَرْحَامَكُمْ وَ بَرُّوا بِإِخْوَانِكُمْ وَ لَوْ بِحُسْنِ السَّلَامِ وَ رَدِّ الْجَوَابِ.

"بے شک صلہ رحم اور نیکی (روز قیامت) حساب کو آسان بنادیتے ہیں اور گناہوں سے محفوظ کرتے ہیں پس صلہ رحم کرتے رہو اور اپنے بھائیوں سے نیکی کرو اگرچہ سلام اور جواب سلام کے ذریعے ہی سہی۔"[2]

مسئلہ ۲۹۸: بدترین قطع رحم عاق والدین ہونا ہے جن سے خدا نے احسان اور نیکی کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

---

۱ اصول کافی، ج ۲، ص ۱۵۲

۲ اصول کافی، ج ۲، ص ۱۵۵

وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾

”اور تمہارے پروردگار ہی نے تو حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ سے نیکی کرنا اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچیں (اور کسی بات پر خفا ہوں) تو خبر دار ان کے جواب میں اف تک نہ کہنا اور نہ جھڑکنا اور (جو کہنا سننا ہو تو) بہت ادب سے کہنا۔“ ۱؎

امام علیہ السلام نے فرمایا:

أَدْنَى الْعُقُوْقِ أُفٍّ وَ لَوْ عَلِمَ اللهُ عَزَّوَ جَلَّ شَيْئًا أَهْوَنَ مِنْهُ لَنَهٰى عَنْهُ.

”عاق والدین ہونے کا ادنیٰ مصداق یہ ہے کہ اولاد والدین سے اف کردے اگر خدا کے علم میں جسارت کا اس سے بھی ہلکا انداز ہوتا تو اس سے بھی منع کرتا۔“ ۲؎

---

۱ سورہ الاسراء (۱۷)، آیت ۲۳

۲ اصول کافی، ج ۲، ص ۳۴۸

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

إِنَّ أَبِي عليه السلام نَظَرَ إِلَىٰ رَجُلٍ وَ مَعَهُ ابْنُهُ يَمْشِي وَ الِابْنُ مُتَّكِئٌ عَلَىٰ ذِرَاعِ الْأَبِ قَالَ فَمَا كَلَّمَهُ أَبِي عليه السلام مَقْتًا لَهُ حَتَّىٰ فَارَقَ الدُّنْيَا.

"میرے والد گرامی علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا جس کے ساتھ اس بیٹا چل رہا تھا اور بیٹے نے باپ کے بازو کا سہارا لیا ہوا تھا۔ اس سے میرے والد گرامی علیہ السلام اس قدر خفا اور غضبناک ہوئے کہ اپنی رحلت تک اس شخص (بیٹے) سے بات نہیں کی۔"[1]

نیز امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ نَظَرَ إِلَىٰ أَبَوَيْهِ نَظَرَ مَاقِتٍ وَ هُمَا ظَالِمَانِ لَهُ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلٰوةً.

"جو شخص اپنے والدین کو ایسی حالت میں غضب سے گھورے جب وہ اس پر ظلم کر رہے ہوں تو خدا اس کی نماز قبول نہیں فرماتا۔"[2]

ان کے علاوہ بھی اس موضوع سے متعلق بہت ساری احادیث موجود ہیں۔[3]

---

۱ اصول کافی، ج ۲، ص ۳۴۹

۲ اصول کافی، ج ۲، ص ۳۴۹

۳ ملاحظہ فرمائیں "جامع السعادات" (للنراقی رحمۃ اللہ علیہ)، ج ۲، ص ۲۶۲۔ گناہان کبیرہ، آقائی دستغیب

مسئلہ ۲۹۹: "عاق والدین" کے مقابلے میں والدین سے "نیکی" ہے یہ عمل ان تمام اعمال سے افضل ہے جن کے ذریعے اللہ تعالی کا قرب حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَ اخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَقُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيۡ صَغِيۡرًا ﴿۲۴﴾

"اور ان کے سامنے نیاز سے خاکساری کا پہلو جھکائے رکھو اور ان کے حق میں دعا کرو: اے میرے پالنے والے جس طرح ان دونوں نے بچپنے میں میری پرورش کی ہے اس طرح تو بھی ان پر رحم فرما۔"[۱]

ابراہیم بن شعیب روایت کرتے ہیں:

قُلۡتُ لِأَبِي عَبۡدِ اللهِ عليه السلام إِنَّ أَبِي قَدۡ كَبِرَ جِدًّا وَ ضَعُفَ فَنَحۡنُ نَحۡمِلُهُ إِذَا أَرَادَ الۡحَاجَةَ. فَقَالَ إِنِ اسۡتَطَعۡتَ أَنۡ تَلِيَ ذٰلِكَ مِنۡهُ فَافۡعَلۡ وَ لَقِّمۡهُ بِيَدِكَ فَإِنَّهُ جُنَّةٌ لَكَ غَدًا.

"میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میرے والد بہت زیادہ بوڑھے اور ضعیف ہو گئے ہیں۔ اگر انہیں کوئی حاجت ہو تو ہم انہیں

---

۱ سورہ اسراء (۱۷)، آیت ۲۴

ہاتھوں پر اٹھا لیتے ہیں۔ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم سے ہو سکے تو اس برتاؤ کو تسلسل سے جاری رکھو۔ اپنے ہاتھ سے ان کے منہ میں کھانے کے لقمے رکھا کرو اس لیے کہ کل (روز قیامت) یہ تمہارے لیے آتش جہنم کے مقابلے میں سپر اور ڈھال ثابت ہو گا۔"[1]

احادیث میں باپ سے صلہ رحم سے پہلے ماں سے صلہ رحم کی تاکید کی گئی ہے۔

امام جعفر علیہ السلام نے فرمایا:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَبَرُّ؟ قَالَ: أُمَّكَ. قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أُمَّكَ. قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أُمَّكَ. قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أَبَاكَ.

"ایک شخص رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ میں کس سے نیکی کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی والدہ سے پھر پوچھا: اس کے بعد کس سے نیکی کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی والدہ سے، پھر پوچھا کس سے نیکی کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی والدہ سے، پھر پوچھا اس کے بعد

---

۱ اصول کافی، ج ۲، ص ۱۶۲

کس سے نیکی کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے والد سے۔"[1]

مسئلہ ۳۰۰: بعض روایات میں بڑے بھائی کا چھوٹے بھائیوں پر حق کا بھی تذکرہ آیا ہے۔ اس کا لحاظ اور تحفظ ہونا چاہیے تاکہ خاندان کے اندر باہمی محبت اور پشت پناہی کا جذبہ مضبوط سے مضبوط تر ہو جائے اور غیر متوقع درپیش حالات میں ایک دوسرے کا سہارا ثابت ہو سکیں۔

چنانچہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

حَقُّ کَبِیْرُ الْاِخْوَۃِ عَلٰی صَغِیْرِھِمْ کَحَقِّ الْوَالِدِ عَلَی وَلَدِہٖ.

"چھوٹے بھائی پر بڑے بھائی کا حق ایسا ہے جیسے باپ کا بیٹے پر۔"[2]

مسئلہ ۳۰۱: بچے کے ولی (باپ اور دادا) یا ان کی طرف سے اجازت یافتہ شخص کے علاوہ کسی اور کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ بچے کے فعل حرام انجام دینے یا ان کے لیے باعث اذیت بننے کی صورت میں ادب سکھانے کی غرض سے اسے مارے پیٹے۔ البتہ ولی اور وہ آدمی جسے ولی نے اجازت دی ہے انہیں یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ بچے کو ادب سکھانے کی غرض سے اتنا مارے کہ بچے کے لیے تکلیف دہ نہ ہو اور نہ ہی مار سے بچے کی جلد سرخ ہو اور یہ مار بھی تین دفعہ سے زیادہ نہ ہو اور اس حد تک

---

۱ اصول کافی، ج ۲، ص ۱۶۰

۲ جامع السعادات (للنراقی)، ج ۲، ص ۲۶۷

بھی اس صورت میں جائز ہو گا جب تادیب اس کے بغیر ناممکن ہو۔ بنابریں بڑے بھائی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے چھوٹے بھائی کو مارے پیٹے مگر یہ کہ وہ اس بچے کا ولی ہو یا ولی کی طرف سے مارنے کی اجازت ہو (اسی طرح) اسکول کے اساتذہ کو بھی کسی صورت میں بھی یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ولی یا اس کی طرف سے اجازت یافتہ شخص کی اجازت کے بغیر شاگرد کو مارے پیٹے۔[1]

مسئلہ ۳۰۲: احتیاط کے طور پر برائی سے روکنے کی غرض سے بالغ لڑکے کو مارنا جائز نہیں مگر یہ کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اصولوں کے مطابق اور حاکم شرع کی اجازت سے مارا جائے۔

بزرگوں کی تعظیم

مسئلہ ۳۰۳: رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بزرگوں کی تکریم و تعظیم کی ترغیب فرمائی ہے۔

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ عَرَفَ فَضْلَ شَيْخٍ كَبِيْرٍ فَوَقَّرَهُ لِسِنِّهِ آمَنَهُ اللهُ مِنْ فَزَعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

---

۱ اس فصل سے ملحق استفتاءات ملاحظہ فرمائیں

"جو شخص کسی سن رسیدہ بزرگ کی قدر و منزلت کو سمجھے اور اس کے سن و سال کی خاطر اس کی تعظیم کرے، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کی ہولناکیوں سے اپنے حفظ و امان میں رکھے گا۔" [1]

نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مِنْ تَعْظِيْمِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ إِجْلَالُ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُؤْمِنِ.

"سفید ریش مومن کی تکریم و تعظیم اللہ کی تکریم و تعظیم ہے۔" [2]

مسئلہ ۳۰۴: پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی متعدد روایات میں مومنین کو ایک دوسرے کی زیارت ایک دوسرے سے محبت کرنے، مومنین کو خوشحال کرنے، مومنین کی حاجت روائی، مومن مریضوں کی عیادت اور ان کی تشیع جنازہ اور آزمائش و آسائش دونوں حالتوں میں ان سے ہمدردی کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي اللهِ قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ إِيَّايَ زُرْتَ وَثَوَابُكَ عَلَيَّ وَلَسْتُ أَرْضَى لَكَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ.

"جو شخص کسی اخ فی اللہ (برادر ایمانی) کی زیارت کرے۔ اللہ تعالیٰ

---

۱ ثواب الاعمال و عقاب الاعمال للصدوق رحمۃ اللہ علیہ، ص ۲۲۵

۲ ثواب الاعمال و عقاب الاعمال للصدوق رحمۃ اللہ علیہ، ص ۲۲۵

اس سے فرماتا ہے کہ تو نے میری زیارت کی ہے اور تیرا اجر و ثواب میرے ذمے ہے تیرے لیے جنت سے کم کسی اجر و ثواب پر راضی نہیں ہوں گا۔"[1]

امام جعفر صادق علیہ السلام نے خیثمہ سے فرمایا:

أَبْلِغْ مَنْ تَرٰی مِنْ مَوَالِیْنَا السَّلَامَ وَ أَوْصِهِمْ بِتَقْوَی اللهِ الْعَظِیْمِ وَ أَنْ یَعُوْدَ غَنِیُّهُمْ عَلٰی فَقِیْرِهِمْ وَ قَوِیُّهُمْ عَلٰی ضَعِیْفِهِمْ وَ أَنْ یَشْهَدَ حَیُّهُمْ جِنَازَةَ مَیِّتِهِمْ وَ أَنْ یَتَلَاقَوْا فِیْ بُیُوْتِهِمْ

"ہمارے محبوں کو ہمارا اسلام پہنچا دو اور انہیں وصیت کرو کہ وہ تقویٰ الٰہی اختیار کریں امیر غریبوں کی اور طاقتور کمزوروں کی مدد کریں زندہ، مرنے والوں کی تشییع جنازہ میں شرکت کریں اور گھروں میں جا کر ایک دوسرے سے ملاقات کریں۔"[2]

---

۱ اصول کافی، ج ۲، ص ۱۷۶

۲ اصول کافی، ج ۲، ص ۱۷۶۔ مزید معلومات کے لئے ملاحظہ فرمائیں: "باب قضاء حوائج المؤمن"، ج ۲، ص ۱۹۲۔ "السعی فی حاجۃ المؤمن"، ج ۲، ص ۱۹۶۔ اصول کافی "تفریج کرب المؤمن"، ج ۲، ص ۱۹۹۔

مسئلہ ۳۰۵: ہمسایہ کا حق، رحم (نسبی رشتہ دار) کے حق کے قریب ہوتا ہے اور اس حق میں مسلمان ہمسایہ اور غیر مسلم ہمسایہ یکساں ہیں۔

رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیر مسلم کے لیے اس حق کو ثابت فرمایا ہے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

اَلْجِیْرَانُ ثَلَاثَۃٌ: فَمِنْھُمْ مَنْ لَہٗ ثَلَاثَۃُ حُقُوْقٍ حَقُّ الْاِسْلَامِ وَ حَقُّ الْجِوَارِ وَحَقُّ الْقَرَابَۃِ وَ مِنْھُمْ مَنْ لَہٗ حَقَّانِ حَقُّ الْاِسْلَامِ وَ حَقُّ الْجِوَارِ وَ مِنْھُمْ مَنْ لَہٗ حَقٌّ وَاحِدٌ اَلْکَافِرُ لَہٗ حَقُّ الْجِوَارِ.

"ہمسائے تین قسم کے ہوا کرتے ہیں: بعض ہمسایے وہ ہیں جن کے (دوسرے کے ذمے) تین حق ہوتے ہیں: حق الاسلام، پڑوسی کا حق اور قرابتداری (رشتہ داری) کا حق۔ بعض وہ ہیں جن کے دو حق ہوتے ہیں حق الاسلام و حق الجوار (پڑوس) اور بعض وہ ہیں جن کا ایک ہی حق ہوتا ہے اور وہ کافر ہے جنہیں ہمسائے کا حق (جوار) حاصل ہے۔"[۱]

رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

---

۱ مستدرک الوسائل، 'کتاب الحج'، باب ۷۲

أَحْسِنْ مُجَاوَرَةَ مَنْ جَاوَرَكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا.

"اپنے ہمسایے سے اچھا سلوک رکھو (صحیح) مومن بنو گے۔"[1]

امیر المؤمنین علیہ السلام نے ملعون ابن ملجم کی ضربت لگنے کے بعد امام حسن امام حسین (علیہما السلام) کو ہمسائے کے بارے میں وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

اللّٰهَ اللّٰهَ فِيْ جِيْرَانِكُمْ فَإِنَّهُمْ وَصِيَّةُ نَبِيِّكُمْ مَا زَالَ يُوْصِيْ بِهِمْ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ.

"اپنے ہمسایوں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا کیونکہ ان کے بارے میں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برابر ہدایت کی ہے اورآپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حد تک ان کے بارے میں سفارش کرتے رہے کہ ہم لوگوں کو یہ گمان ہونے لگا کہ آپ انہیں بھی ارث دلائیں گے۔"[2]

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مَلْعُوْنٌ مَلْعُوْنٌ مَنْ آذٰى جَارَهٗ.

"جو شخص اپنے ہمسایے کو اذیت دے، وہ ملعون ہے، ملعون۔"[3]

---

۱ بحار الانوار، ج۶۶، ص۳۶۸

۲ نہج البلاغۃ صبحی الصالح، ص ۴۲۲

۳ مستدرک الوسائل، ج۱، باب ۴۷

نیز آپ علیہ السلام نے فرمایا:

لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ یُحْسِنْ مُجَاوَرَةَ مَنْ جَاوَرَهُ.

"وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمسائے کے ساتھ حسن سلوک نہ رکھے۔"[1]

حسن خلق

مسئلہ ۳۰۶: مؤمنین اور صالحین کی نشانی یہ ہے کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مکارم اخلاق سے آراستہ ہوں، جن کے بارے میں خود خداوند تعالیٰ نے فرمایا:

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝

"بے شک آپ عظیم اخلاق پر فائز ہیں۔"[2]

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَا یُوْضَعُ فِی الْمِیْزَانِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ أَفْضَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ.

"روز قیامت حسن خلق سے بہتر کوئی عمل، میزان عمل میں نہیں

---

۱ جامع السعادات، للنّراقی، ج ۲، ص ۲۶۸۔ اس فصل سے ملحق استفتاءات ملاحظہ فرمائیں

۲ سورۂ القلم (۶۸)، آیت ۴

ہو گا۔"[1]

روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا:

أَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ أَفْضَلُهُمْ إِیمَانًا قَالَ: أَحْسَنُكُمْ خُلُقًا.

"مؤمنین میں سب سے افضل ایمان کس کا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کا ایمان افضل ہے جس کا اخلاق سب سے بہتر ہے۔"[2]

ایفائے عہد

مسئلہ ۳۰۷: مؤمنین اور صالحین کی صفات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ قول و فعل میں سچے ہوں اور وعدہ وفا کریں۔ اللہ تعالی نے اپنے نبی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ان الفاظ میں تعریف کی ہے:

اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾

"وہ وعدے کے سچے تھے اور خدا کے رسول اور نبی تھے۔"[3]

---

۱ جامع السعادات، للنراقی، ج ۱، ص ۳۴۳

۲ جامع السعادات، للنراقی، ج ۲، ص ۳۳۱؛ اصول کافی، ج ۲، ص ۹۹؛ وسائل الشیعہ، ج ۱۵، ص ۱۹۸

۳ سورۂ مریم (۱۹)، آیت ۵۴

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیَفِ إِذَا وَعَدَ.

"جو شخص خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ جب کسی سے وعدہ کرے تو اسے پورا کرے۔"[1]

سچ بولنے اور وعدہ کی وفا کرنے کی اہمیت یہیں سے ظاہر ہوتی ہے کہ بہت سارے غیر مسلم اسلام کے بارے میں اپنا فیصلہ یا رائے کا اظہار مسلمانوں کی روش اور انکے کردار کو دیکھ کر کرتے ہیں۔ چنانچہ ایسے مسلمان بہت ہیں جنھوں نے اپنے پسندیدہ کردار کے ذریعے اسلام کو غیر مسلموں کے سامنے بہترین انداز میں پیش کیا اور ان افراد کی بھی کوئی کمی نہیں جو اپنے مذموم کردار کے ذریعے اسلام کو داغدار کرتے ہیں۔

شوہر داری

مسئلہ ۳۰۸: نیک خاتون کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنے شوہر کو اذیت نہ دے، اس سے برا سلوک نہ کرے اور اسے تنگ نہ کرے اور نیک شوہر کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنی زوجہ کو اذیت نہ دے، اس سے برا سلوک نہ کرے اور اسے تنگ نہ کرے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

---

۱ حوالہ سابق اور اصول کافی، ج ۲، ص ۳۶۳

مَنْ كَانَ لَهُ اِمْرَأَةٌ تُؤْذِيهِ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ صَلَاتَهَا وَ لَا حَسَنَةً مِنْ عَمَلِهَا حَتّٰى تُعِينَهُ وَ تُرْضِيَهُ وَ إِنْ صَامَتِ الدَّهْرَ وَ قَامَتْ وَ أَعْتَقَتِ الرِّقَابَ وَ أَنْفَقَتِ الْأَمْوَالَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَ كَانَتْ أَوَّلَ مَنْ تَرِدُ النَّارَ

مَنْ كَانَتْ لَهُ اِمْرَأَةٌ تُؤْذِيهِ، لَمْ يَقْبَلِ اللهُ صَلَاتَهَا وَ لَا حَسَنَةً مِنْ عَمَلِهَا حَتّٰى تُطِيعَهُ وَ تُرْضِيَهُ وَ كَانَتْ أَوَّلَ مَنْ تَرِدُ النَّارَ ثُمَّ قَالَ: وَ عَلَى الرَّجُلِ مِثْلُ ذٰلِكَ الْوِزْرِ وَ الْعَذَابِ إِذَا كَانَ مُؤْذِياً لَهَا.

"جو خاتون اپنے شوہر کو اذیت دے جب تک وہ اپنے شوہر کی مدد نہ کرے اور اسے راضی نہ کرے، خدا اس کی نماز کو قبول نہیں فرماتا ہے اور اس کی کسی نیکی کو قبول نہیں فرماتا ہے اگرچہ وہ زندگی بھر روزے رکھتی اور نمازیں پڑھتی رہے، راہ خدا میں غلام آزاد کرے، (راہ خدا میں) خرچ کرے، اور وہی سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوگی۔"

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَ عَلَى الرَّجُلِ مِثْلُ ذٰلِكَ الْوِزْرِ وَ الْعَذَابِ إِذَا كَانَ لَهَا مُؤْذِيًا ظَالِمًا.

"اگر کوئی مرد (شوہر) اپنی بیوی پر ظلم کرے اور اسے اذیت دے تو اس کا گناہ اور سزا بھی اتنی ہی ہو گی۔"[1]

مسئلہ ۳۰۹: مسلمان کو یہ حق پہنچتا ہے کہ غیر مسلموں سے معلومات لے اور انہیں اپنا دوست بنائے ان کے ساتھ خلوص سے پیش آئے اور وہ بھی خلوص سے پیش آئیں۔ دنیوی مسائل اور مشکلات کے سلسلے میں مسلمان، غیر مسلموں سے مدد طلب کرے اور غیر مسلم بھی مسلمان سے مدد طلب کریں۔

چنانچہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ لَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝۸

"جو لوگ تم سے تمہارے دین کے بارے میں نہیں لڑے بھڑے اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ان لوگوں کے ساتھ احسان

---

۱ تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں: وسائل الشیعہ، ج ۲۰، ص ۱۲۸؛ اور عبد الحسین دستغیب کی کتاب 'الذنوب الکبیرہ'، ج ۲، ص ۲۹۶-۲۹۷

کرنے اور ان کے ساتھ انصاف سے پیش آنے سے خدا تمہیں منع
نہیں کرتا، بیشک خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔"[1]

اس قسم کی دوستیوں اور تعلقات سے اگر بھرپور طریقے سے استفادہ کیا جائے تو یہ چیزیں ایک غیر مسلم دوست، غیر مسلم ہمسایہ، غیر مسلم ساتھی اور شریک کو اسلامی اقدار سے آگاہ اور روشناس کرانے کے لیے کافی ہیں اور یہی طرز عمل غیر مسلموں کو پہلے سے زیادہ اس دین مبین کے قریب لاسکتا ہے۔ چنانچہ رسول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المؤمنین علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا:

لَئِنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ عَبْدًا مِنْ عِبَادِهِ خَيْرٌ لَكَ مِمَّا طَلَعَتْ
عَلَيْهِ الشَّمْسُ مِنْ مَشَارِقِهَا إِلَى مَغَارِبِهَا

"اے علی علیہ السلام اس میں شک نہیں کہ اگر خدا تمہارے ذریعے ایک
آدمی کو بھی ہدایت دے تو یہ تمہارے لیے مشرق سے مغرب تک
پوری روئے زمین سے بہتر ہے۔"[2]

ا سورہ الممتحنۃ (۶۰)، آیت ۸

۲ مستدرک الوسائل، ج ۱۲، ص ۲۴۱۔ اس فصل سے ملحق استفتاءات ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ ۳۱۰: یہودیوں اور مسیحیوں اور دیگر اہل کتاب کو اسی طرح اہل کتاب کے علاوہ دوسرے کافروں کو ان مناسبتوں پر مبارک باد دینا جائز ہے جن کا وہ جشن مناتے ہیں جیسے عیسوی سال کے آغاز کی عید، کرسمس اور ایسٹر کا تہوار ہے۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر

مسئلہ ۳۱۱: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایسی عبادتیں ہیں جو شرائط کی موجودگی میں مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے:

وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ ؕ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۰۴﴾

"اور تم میں سے ایک گروہ (ایسے لوگوں کا بھی) ہونا چاہیے جو (لوگوں کو) نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے اور ایسے لوگ ہی (آخرت میں) دلی مرادیں پائیں گے۔"[۱]

اللہ تعالی فرماتا ہے:

---

۱ سورۂ آل عمران (۳)، آیت ۱۰۴

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

"اور ایمان دار مرد اور ایماندار عورتیں ان میں سے بعض، بعض کے رفیق ہیں لوگوں کو اچھے کام کا حکم دیتے ہیں اور برے کاموں سے روکتے ہیں۔"[1]

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَزَالُ أُمَّتِیْ بِخَیْرٍ مَا أَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ، فَإِذَا لَمْ يَفْعَلُوْا ذٰلِكَ نُزِعَتْ عَنْهُمُ الْبَرَكَاتُ، وَ سُلِّطَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ نَاصِرٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ.

"جب تک میری امت کے لوگ امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور نیکی میں ایک دوسرے سے تعاون کرتے رہیں گے وہ خیر وعافیت سے رہیں گے اور جب ان کو ترک کریں گے تو یہ برکتیں ان سے چھن جائیں گی اور بعض، بعض پر مسلط کر دیئے جائیں گے اور ان کا

---

۱ سورۂ توبہ (۹)، آیت ۷۱ نیز ملاحظہ فرمائیں سورۂ آل عمران، آیت ۱۱۰

زمین و آسمان میں کوئی ناصر و مدد گار نہ ہو گا۔"[1]

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے جد امجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

كَيْفَ بِكُمْ إِذَا فَسَدَتْ نِسَاؤُكُمْ وَ فَسَقَ شَبَابُكُمْ وَ لَمْ تَأْمُرُوْا بِالْمَعْرُوفِ وَ لَمْ تَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ فَقِيْلَ لَهُ: وَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَ شَرٌّ مِنْ ذٰلِكَ. كَيْفَ بِكُمْ إِذَا أَمَرْتُمْ بِالْمُنْكَرِ وَ نَهَيْتُمْ عَنِ الْمَعْرُوفِ؟ فَقِيْلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ وَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ وَ شَرٌّ مِنْ ذٰلِكَ، كَيْفَ بِكُمْ إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَعْرُوْفَ مُنْكَرًا وَ الْمُنْكَرَ مَعْرُوْفًا.

"اسوقت تمہاری کیا حالت ہو گی جب تمہاری عورتیں بگڑ جائیں گی اور تمہارے جوان فاسق ہو جائیں گے، تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرو گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا: یارسول اللہ کیا ایسا بھی ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ کیا، اس سے بھی بدتر ہو گا۔ اس وقت تمہاری کیا حالت ہو گی جب تم برائی کا حکم دو گے اور نیکی سے

---

۱ تفصیل وسائل الشیعہ، ج ۱٦، ص ۳۹٦

روکو گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا یا رسول اللہ کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں! بلکہ اس سے بھی بدتر ہو گا اس وقت تمہاری کیا حالت ہو گی جب تم نیکی کو برائی کی نگاہ سے اور برائی کو نیکی کی نگاہ سے دیکھو گے۔"[1]

ان دونوں اہم فریضوں کی اہمیت اور تاکید اس وقت بڑھ جاتی ہے جب نیکی کو ترک کرنے والا اور برائی کا مرتکب فرد آپ کے اہل خانہ میں سے ہو۔ بسا اوقات آپ کے سامنے آپ کے بعض اہل خانہ بعض واجبات کو نظر انداز کرتے ہیں۔ بعض کو دیکھیں گے کہ وہ صحیح وضو نہیں کرتے، تیمم صحیح طریقے سے نہیں کرتے، غسل جنابت صحیح نہیں کرتے، اپنے بدن اور لباس کو صحیح طرح سے پاک نہیں کرتے، نماز میں حمد و سورہ اور دیگر واجب اذکار کو صحیح نہیں پڑھتے، اپنے مال کا خمس اور زکوۃ ادا نہیں کرتے اور بعض اہل خانہ کو دیکھیں گے کہ وہ بعض حرام کام کے مرتکب ہوتے ہیں۔ غیر اخلاقی حرکتیں کرتے ہیں، جوا کھیلتے ہیں، گانا سنتے ہیں، شراب پیتے ہیں، مردار کا گوشت کھاتے ہیں، ناحق لوگوں کا مال کھاتے ہیں، لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں (ملاوٹ کرتے ہیں) چوری کرتے ہیں، گھر کی کچھ خواتین شرعی پردہ نہیں کرتیں، سر کے بال نہیں چھپاتیں، اور بعض خواتین وضو اور غسل کے موقع پر اپنے

---

۱ تفصیل وسائل الشیعہ، ج ۱۶، ص ۱۲۲

ناخن سے نیل پالش (کھرچ کر) صاف نہیں کرتیں بعض کو دیکھیں گے کہ وہ شوہر کے علاوہ دوسروں کے لیے خوشبو لگاتی ہیں اور بعض عورتیں اپنے چچازاد، پھوپھی زاد، ماموں زاد، خالہ زاد، دیور جیٹھ، شوہر کے دوستوں سے پردہ نہیں کرتیں (اپنے بال اور بدن نہیں چھپاتیں) اور یہ جواز اور دلیل پیش کرتی ہیں کہ یہ افراد ایک ہی گھر میں ساتھ رہتے ہیں۔ یہ میرے بھائی کی طرح ہیں یا اس قسم کے دوسرے بے بنیاد عذر پیش کرتی ہیں اور بعض اہل خانہ کو دیکھیں گے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں، لوگوں کی غیبت کرتے ہیں دوسروں سے زیادتی کرتے ہیں، فضول خرچی کرتے ہیں، ظالموں کی ان کے ظلم میں مدد کرتے ہیں، اپنے ہمسائے کو اذیت دیتے ہیں۔

جب بھی اس قسم کے خلاف شرع کام دیکھنے میں آئیں تو نیکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں۔ اس اہم فریضے کی ادائیگی میں اس کے پہلے دو مرحلوں سے آغاز کریں (پہلے مرحلے میں برائی سے دلی نفرت کریں اور دوسرے مرحلے میں زبان سے نفرت اور کراہت کا اظہار کریں) اگر ان دونوں مرحلوں سے کوئی فائدہ نہ ہو تو حاکم شرع کی اجازت سے تیسرے مرحلے میں داخل ہوں اور برائی کی روک تھام کے لیے عملی اقدام کریں اور اس میں بھی ہلکے قدم سے آغاز کریں اور ضرورت پڑنے پر سخت قدم بھی اٹھائیں۔[۱]

---

۱ الفتاوی المیسرۃ آقای سیستانی دام ظلہ

اگر اہل خانہ میں سے کوئی شرعی احکام اور مسائل سے جاہل ہو تو اسے احکام کی تعلیم دیں اور اس کی پابندی پر ان کو آمادہ کریں۔

رواداری

مسئلہ ۳۱۲: تمام لوگوں سے رواداری برتنا شریعت کے مستحبات میں سے ہے جس کی دین اسلام نے بہت زیادہ تشویق اور ترغیب دلائی ہے۔

چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

أَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِمُدَارَاةِ النَّاسِ كَمَا أَمَرَنِیْ بِأَدَاءِ الْفَرَائِضِ.

"میرے رب نے مجھے تمام لوگوں سے ویسے ہی رواداری برتنے کا حکم دیا ہے جیسے واجبات کو بجالانے کا حکم دیا ہے۔"

نیز فرمایا:

ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ یَكُنَّ فِیْهِ لَمْ یَتِمَّ لَهُ عَمَلٌ: وَرَعٌ یَحْجُزُهُ عَنْ مَعَاصِی اللهِ وَ خُلُقٌ یُدَارِیْ بِهِ النَّاسَ وَ حِلْمٌ یَرُدُّ بِهٖ جَهْلَ الْجَاهِلِ.

"تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں یہ نہ ہوں اس کا کوئی عمل مکمل نہیں۔ ایک خوف خدا، جو اسے اللہ کی معصیت سے بچائے

رکھے، ایسا اخلاق جس سے وہ لوگوں سے رواداری سے پیش آئے، ایسا حلم جس کے ذریعہ وہ جاہل کی جہالت کا جواب دے۔"[1]

رواداری صرف مسلمانوں سے ہی نہیں کی جاتی۔ چنانچہ امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آپ علیہ السلام کوفہ کے راستے میں ایک غیر مسلم شخص کے ہم سفر ہوئے۔ جب یہ غیر مسلم شخص اس مقام پر پہنچا جہاں اس کا راستہ امیر المومنین علیہ السّلام کے راستے سے الگ ہو جاتا تھا تو کچھ دیر کے لیے امیر المومنین علیہ السلام اس (غیر مسلم) کے ساتھ چلتے رہے تاکہ اس سے جدا ہونے سے قبل اس کی (اس طرح) مشایعت ہو جائے۔ جب اس غیر مسلم نے امیر المومنین علیہ السلام سے اپنا راستہ چھوڑ کر اس غیر مسلم کے ہمراہ چلنے کی وجہ دریافت کی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:

هٰذَا مِنْ تَمَامِ حُسْنِ الصُّحْبَةِ أَنْ يُشَيِّعَ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ هُنَيْئَةً إِذَا فَارَقَهُ، وَكَذٰلِكَ أَمَرَنَا نَبِيُّنَا.

"مکمل ہمراہی یہ ہے کہ جس ہمراہ سے آپ کا راستہ الگ ہو جائے کچھ دیر کے لیے اس کے ساتھ چلتے رہیں اور یہ ہمارے نبی کا حکم ہے۔"[2]

---

۱ تفصیل وسائل الشیعہ، ج ۱۲، ص ۲۰۰

۲ تفصیل وسائل الشیعہ، ج ۱۲، ص ۱۳۵

یہ شخص اسلام کی ان تعلیمات کو دیکھ کر متاثر ہوا اور مسلمان ہو گیا۔ عدل علی علیہ السلام کا ایک اعلیٰ نمونہ وہ ہے جسے شعبی نے ایک غیر مسلم کے ساتھ روا رکھنے کا ذکر کیا ہے۔
شعبی کہتے ہیں: ایک مرتبہ امیر المومنین علیہ السلام بازار تشریف لے گئے جہاں آپ نے ایک نصرانی کو دیکھا جو ایک زرہ بیچ رہا تھا۔ شعبی کہتا ہے علی علیہ السلام نے اپنی زرہ کو پہچانا اور فرمایا: یہ زرہ میری ہے اور ہمارے درمیان فیصلہ مسلمانوں کا قاضی کرے گا۔
شعبی کہتا ہے اس وقت مسلمانوں کا قاضی شریح تھا۔ حضرت علی علیہ السلام نے شریح کو اپنا قاضی تسلیم کیا اور فیصلے کا مطالبہ کیا۔
شریح نے کہا یا امیر المومنین علیہ السلام! آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ زرہ میری ہے جو ایک عرصہ پہلے مجھ سے کھو گئی تھی۔ شریح نے نصرانی سے کہا: تم کیا کہتے ہو؟ نصرانی نے کہا: میں امیر المومنین علیہ السلام کو تو نہیں جھٹلاؤں گا البتہ یہ زرہ میری ہے۔ شریح نے کہا: میں نہیں سمجھتا کہ یہ زرہ نصرانی کے ہاتھ سے نکل سکے۔ کیا امیر المومنین علیہ السلام کے پاس کوئی گواہ ہے؟ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: شریح سچ کہتا ہے۔ شعبی کہتا ہے کہ نصرانی کہنے لگا: میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ احکام انبیاء کے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام قاضی کے پاس آکر پیش ہوتے ہیں اور قاضی ان کے خلاف فیصلہ دے دیتا ہے۔ یا امیر المومنین علیہ السلام! خدا کی قسم یہ زرہ آپ ہی کی ہے۔ میں نے لشکر سے نکل کر آپ کا پیچھا کیا اور اسی دوران آپ کے اونٹ سے گر گئی

تھی جسے میں نے اٹھالیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ علی علیہ السلام نے فرمایا: اب جب تم اسلام لے آئے ہو تو یہ زرہ تمہاری ہے۔(میں تمہیں بخش دیتا ہوں) اس کے بعد آپ علیہ السلام نے اس نصرانی کو صحیح النسل گھوڑے پر سوار کیا۔ شعبی کہتا ہے کہ میں نے (اپنی آنکھوں سے) اس نصرانی کو مشرکین سے لڑتے ہوئے دیکھا۔ یہ ابی زکریا کی حدیث کے عین الفاظ ہیں۔

اسطرح کی امیر المومنین علیہ السلام کی اور بھی ایسی داستانیں موجود ہیں جو مغربی ممالک میں آج کے رائج اجتماعی امن وامان اور ضمانت سے متعلق قوانین پر (اسلام کی) تاریخی سبقت کا واضح ثبوت شمار ہوتی ہیں۔ کیونکہ آپ علیہ السلام نے اسلامی حکومت میں مسلمان اور غیر مسلم میں فرق کو روا نہیں رکھا۔ راوی کہتا ہے:

مَرَّ شَيْخٌ مَكْفُوفٌ كَبِيرٌ يَسْأَلُ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَا هٰذَا فَقَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ: نَصْرَانِيٌّ فَقَالَ: أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام اسْتَعْمَلْتُمُوهُ حَتَّى إِذَا كَبِرَ وَ عَجَزَ مَنَعْتُمُوهُ. أَنْفِقُوا عَلَيْهِ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ.

"ایک مرتبہ ایک بوڑھا نابینا لوگوں سے مانگتے ہوئے گزرا تو امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں؟ لوگوں نے کہا: یا

امیر المومنین علیہ السلام یہ ایک عیسائی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم ان سے (برابر) کام لیتے ہو اور جب وہ بوڑھے ہو جاتے ہیں اور کام کرنے سے عاجز آجاتے ہیں تو انہیں (ہر چیز سے) محروم کرتے ہو۔ بیت المال میں سے اس پر انفاق کرو۔ (اس کے اخراجات بیت المال سے ادا کئے جائیں)"

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

وَإِنْ جَالَسَكَ يَهُودِيٌّ فَأَحْسِنْ مُجَالَسَتَهُ.

"اگر تمہارا ہم نشین یہودی ہو تو اس سے بھی حسن سلوک کرو۔"[1]

مسئلہ ۳۱۳: لوگوں میں صلح کرانے، انہیں ایک دوسرے کے نزدیک لانے اور اختلاف کی خلیج کو کم کرنے کا بہت زیادہ ثواب ہے۔ اگر عام حالات میں اس عمل کا اجر و ثواب زیادہ ہو تو دیار غیر میں مصالحت کرانے کا ثواب کتنا زیادہ ہو گا۔ جہاں انسان اپنے گھر بار، اہل خانہ، یار دوست اور دینی معلومات سے دور رہتا ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے ابن ملجم کی ضربت لگنے کے بعد اور شہادت سے کچھ دیر پہلے امام حسن اور امام حسین (علیہما السلام) کو بہت سی وصیتیں فرمائیں جن میں تقویٰ الٰہی باہمی نظم و نسق اور مصالحت شامل ہیں۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

---

۱ تفصیل وسائل الشیعہ، ج ۱۲، ص ۲۰۱

أُوصِيكُمَا وَ جَمِيعَ وَلَدِي وَ أَهْلِي وَ مَنْ بَلَغَهُ كِتَابِي بِتَقْوَى اللهِ وَ نَظْمِ أَمْرِكُمْ وَ صَلَاحِ ذَاتِ بَيْنِكُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ جَدَّكُمَا ﷺ يَقُولُ: صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ أَفْضَلُ مِنْ عَامَّةِ الصَّلَاةِ وَ الصِّيَامِ.

"میں تم کو، اپنی تمام اولاد کو، اپنے کنبہ کو اور جن جن تک میرا یہ نوشتہ پہنچے سب کو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہنا، اپنے معاملات درست اور آپس کے تعلقات سلجھائے رکھنا کیونکہ میں نے تمہارے نانا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ آپس کی کشیدگیوں کو مٹانا عام نماز روزے سے افضل ہے۔"[1]

مسئلہ ۳۱۴: دوسروں کو نصیحت کرنا اور برادران مؤمن کو دی گئی نعمتوں کی بقا کا ارادہ (اور تمنا) کرنا انہیں شر یا کسی قسم کا آسیب پہنچنے سے کراہت اور ناپسند کرنا اور انہیں ایسے کاموں کی راہنمائی کرنا جن میں ان کی سعادت، خیر اور مصلحت ہو خدا کے پسندیدہ اعمال میں سے ہے۔ نصیحت اور اس پر آمادہ کرنے والی روایات حد و حصر سے زیادہ ہیں۔ انہی روایات میں رسول اسلام ﷺ کی وہ روایت ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا:

---

۱ نہج البلاغہ، صبحی صالح، ص ۴۲۱

إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْشَاهُمْ فِي أَرْضِهِ بِالنَّصِيحَةِ لِخَلْقِهِ.

"روز قیامت خدا کے نزدیک سب سے عظیم منزلت اس شخص کی ہوگی جو روئے زمین پر لوگوں کو سب سے زیادہ نصیحت کرتا رہا ہے۔"[1]

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لِيَنْصَحِ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ كَنَصِيحَتِهِ لِنَفْسِهِ.

"ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے برادر مؤمن کو اسی طرح نصیحت (خیر خواہی) کرے جس طرح اپنے نفس کو نصیحت کرتا ہے۔"[2]

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ النَّصِيحَةُ لَهُ فِي الْمَشْهَدِ وَ الْمَغِيبِ.

"ہر مؤمن کا دوسرے مؤمن پر فرض ہے کہ وہ سامنے بھی اور عدم

---

۱ اصول کافی، ج ۲، ص ۲۰۸؛ وسائل الشیعہ، ج ۱۶، ص ۳۸۱-۳۸۴

۲ جامع السعادات، للنراقی، ج ۲، ص ۲۱۳

موجودگی میں بھی اسے نصیحت کرے۔"[1]

نیز آپ علیہ السلام نے فرمایا:

عَلَیْكَ بِالنُّصْحِ لِلّٰهِ فِی خَلْقِهٖ فَلَنْ تَلْقَاهُ بِعَمَلٍ أَفْضَلَ مِنْهُ.

"تمہارا فرض ہے کہ تم اللہ کی مخلوق میں بہتر اعمال کی نصیحت کرو کیونکہ بارگاہ الٰہی میں پیش کرنے کے لیے اس سے بہتر کوئی عمل نہیں۔"[2]

مسئلہ ۳۱۵: شریعت اسلام میں، تجسس کرنا، مسلمانوں کے پوشیدہ معاملات کو جاننے کی کوشش کرنا اور ان کے ان معاملات کو فاش کرنا جنہیں انہوں نے چھپا رکھا ہو، حرام شمار ہوتے ہیں۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا

"اے ایماندارو! بہت سے گمان بد سے بچے رہو کیونکہ بعض بدگمانی

---

۱ حوالہ سابق

۲ اصول کافی، ج ۲، ص ۱۶۴

گناہ ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے حال کی ٹوہ میں نہ رہا کرو۔"[1]

امام جعفر صادق علیہ السلام کے صحابی اسحاق بن عمار کہتے ہیں: میں نے امام علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَ لَمْ يَخْلُصِ الْإِيمَانُ إِلَى قَلْبِهِ لَا تَذُمُّوا الْمُسْلِمِينَ وَ لَا تَتَبَّعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَاتِهِمْ تَتَبَّعَ اللهُ عَوْرَتَهُ وَ مَنْ تَتَبَّعَ اللهُ تَعَالَى عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي بَيْتِهِ.

"اے مسلمان کے وہ گروہ! جو زبان سے تو ایمان لے آیا لیکن ایمانِ خالص اس کے دل میں داخل نہیں ہوا۔ مسلمانوں کی مذمت نہ کرو اور ان کی اندرونی باتوں کو تلاش مت کرو اس لیے کہ جو شخص لوگوں کی اندرونی باتوں کی کھوج میں رہیگا خدا اس کی پوشیدہ باتوں کو ظاہر کر دے گا اور خدا جس کی پوشیدہ باتوں کو ظاہر کرے، تو اس کو رسوا کر دے گا اگرچہ خود اس کے گھر میں سہی۔"[2]

---

۱ سورۂ الحجرات (۴۹)، آیت ۱۲

۲ تفصیل وسائل الشیعہ، ج ۱۲، ص ۲۷۵

غیبت

مسئلہ ۳۱۶: غیبت کا مطلب یہ ہے کہ کسی مؤمن کی عدم موجودگی میں اس کا کوئی عیب بیان کیا جائے، چاہے یہ عیب جوئی تنقیص کی نیت سے ہو یا نہ ہو۔ چاہے یہ عیب جسمانی، نسبی، اخلاقی، قول سے متعلق، فعل سے متعلق، دین سے متعلق، دنیا سے متعلق ہو یا ان کے علاوہ کوئی اور ہو، جو لوگوں سے پوشیدہ ہو نیز فرق نہیں پڑتا کہ زبان سے عیب بیان کرے یا کوئی ایسا کام کیا جائے جو کسی کے عیب کو ظاہر کرے۔[1]

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں اس کی مذمت کی ہے اور اس کی ایسی تصویر پیش کی ہے جس سے انسان کی روح اور بدن کانپ جاتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ

”اور نہ تم میں سے ایک دوسرے کی غیبت کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تم اس سے (ضرور) نفرت کروگے۔“[2]

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

---

۱ منہاج الصالحین، آقائی سیستانی دام ظلہ، ج ۱، ص ۱۷

۲ سورۂ الحجرات (۴۹)، آیت ۱۲

اِيَّاكُمْ وَ الْغِيْبَةَ فَإِنَّ الْغِيْبَةَ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَاءِ فَإِنَّ الرَّجُلَ قَدْ يَزْنِيْ فَيَتُوْبُ اِلَى اللهِ فَيَتُوْبُ اللهُ عَلَيْهِ وَ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰى يَغْفِرَ لَهٗ صَاحِبُهٗ.

"غیبت سے بچے رہو کیونکہ غیبت زنا سے بھی سخت گناہ ہے اس لیے کہ انسان اگر زنا کرلے اور اس کے بعد توبہ کرلے تو خدا اس کی توبہ کو قبول فرماتا ہے، لیکن جو شخص غیبت کرتا ہے خدا اسے اس وقت تک نہیں بخشتا جب تک وہ آدمی نہ بخشے جس کی غیبت کی گئی ہو۔"[۱]

مومن کو زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنے برادر مومن کی غیبت کو سنتا رہے۔ بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ طاہرین علیہم السلام کی بعض روایات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو شخص کسی کی غیبت سنے اس کا فرض ہے کہ غیبت کئے جانے والے شخص کی مدد کرے اور غیبت کرنے سے روکے اور ٹوکے اور اگر وہ نہ روکے تو خدا اسے دنیا و آخرت دونوں میں رسوا کر دیتا ہے اور غیبت سننے والے کا گناہ اتنا ہی ہے جتنا غیبت کرنے والے کا ہے۔[۲]

مسئلہ ۳۱۷: جب بھی غیبت کا ذکر ہو عام طور پر مؤمن کے ذہن میں ایک اور اصطلاح آتی ہے جسے اسلام نے حرام قرار دیا ہے اور اس کے مرتکب کی سخت

---

۱ جامع السعادات، للنراقی رحمۃ اللہ علیہ، ج ۲، ص ۳۰۲

۲ منہاج الصالحین، آقائی سیستانی دام ظلہ، ج ۱، ص ۱۷

مذمت کی ہے تاکہ معاشرے کو افتراق و انتشار سے بچایا جاسکے اور وہ اصطلاح چغل خوری ہے۔ مثلاً کسی شخص سے یہ کہا جائے کہ فلاں آدمی نے تمہارے خلاف یہ بات کہی ہے اور دونوں کے تعلقات مکدر کرے یا کدورت کو اور زیادہ بڑھادے۔ چنانچہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے:

أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِشِرَارِكُمْ؟ قَالُوا: بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: اَلْمَشَّاؤُونَ بِالنَّمِيمَةِ، اَلْمُفَرِّقُونَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ.

"تمہیں بتاؤں تم میں سے بدترین شخص کون ہے؟ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں میں چغل خوری کرتا پھرتا ہے اور دوستوں میں جدائی ڈال دیتا ہے۔"

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا:

اَلْجَنَّةُ مُحَرَّمَةٌ عَلَى الْمُغْتَابِيْنَ الْمَشَّائِيْنَ بِالنَّمِيْمَةِ

"غیبت کرنے والے اور چغل خوری کرنے والوں پر جنت حرام ہے۔"[1]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَفَّاكُ الدِّمَاءِ وَ لَا مُدْمِنُ لِلْخَمْرِ وَ لَا مَشاء

---

۱ اصول کافی، ج ۲، ص ۳۶۹

بِنَمِیْمٍ

"اللہ خونریزی کرنے والے شراب بنانے والے اور چغل خوری کرنے والے کو جنت میں داخل نہیں فرمائے گا۔"[1]

بد گمانی

مسئلہ ۳۱۸: اللہ تعالیٰ نے بد گمانی سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

"اے ایماندارو! بہت سے گمان بد سے بچے رہو کیونکہ بعض بد گمانی گناہ ہے۔"[2]

اس آیت کریمہ کی رو سے کسی مؤمن کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ بغیر کسی واضح دلیل کے اپنے برادر مؤمن کے بارے میں بد گمانی کرے۔ دل کی باتوں کو خدا کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا۔ جب تک برادر مومن کے عمل کو کسی صحیح پہلو پر حمل کرنا ممکن ہو اسے صحت پر حمل کرنا چاہیے مگر یہ کہ اس کے خلاف ثابت ہو جائے۔

---

۱ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال للصدوق رحمۃ اللہ علیہ، ص ۲۶۲

۲ سورۂ الحجرات (۴۹)، آیت ۱۲

امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

ضَعْ أَمْرَ أَخِيْكَ عَلٰى أَحْسَنِهٖ حَتّٰى يَأْتِيَكَ مَا يَغْلِبُكَ مِنْهُ، وَ لَا تَظُنَّنَّ بِكَلِمَةٍ خَرَجَتْ مِنْ أَخِيكَ سُوْءًا وَ أَنْتَ تَجِدُ لَهَا فِي الْخَيْرِ مَحْمِلًا.

"اپنے برادر مؤمن کے عمل کو (ہمیشہ) اچھے پہلو پر حمل کرو مگر یہ کہ کوئی تمہیں اس سے منصرف کر دے (پھیر دے) اپنے برادر مؤمن کے منہ سے نکلے ہوئے لفظ سے کسی برائی کا گمان نہ کرنا جب تک اس کو کسی اچھے اور صحیح مطلب پر حمل کرنا ممکن ہو۔"[1]

فضول خرچی

مسئلہ ۳۱۹: اسراف اور فضول خرچی، یہ دونوں ایسے طرز عمل ہیں جن کی اللہ تعالی نے مذمت کی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝۳۱

"اور کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی نہ کرو کیونکہ خدا فضول خرچ کرنے

---

۱ تفصیل وسائل الشیعہ، ج۸، باب ۱۶۱

والوں کو دوست نہیں رکھتا۔"[1]

دوسری آیت میں فضول خرچی کی مذمت میں فرمایا:

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾

"فضول خرچ کرنے والے لوگ یقیناً شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پالنے والے کا بڑا ناشکری کرنے والا ہے۔"[2]

امیر المومنین علیہ السلام نے اسراف (فضول خرچی) کی مذمت میں زیاد کے نام ایک مکتوب بھیجا جس میں آپ علیہ السلام نے فرمایا:

فَدَعِ الْإِسْرَافَ مُقْتَصِدًا وَ اذْكُرْ فِي الْيَوْمِ غَدًا وَ أَمْسِكْ مِنَ الْمَالِ بِقَدْرِ ضَرُورَتِكَ وَ قَدِّمِ الْفَضْلَ لِيَوْمِ حَاجَتِكَ أَتَرْجُو أَنْ يُعْطِيَكَ اللهُ أَجْرَ الْمُتَوَاضِعِينَ وَ أَنْتَ عِنْدَهُ مِنَ الْمُتَكَبِّرِينَ وَ تَطْمَعُ وَ أَنْتَ مُتَمَرِّغٌ فِي النَّعِيمِ تَمْنَعُهُ الضَّعِيفَ وَ الْأَرْمَلَةَ، وَ أَنْ يُوجِبَ لَكَ ثَوَابَ الْمُتَصَدِّقِينَ؟ وَ إِنَّمَا الْمَرْءُ مَجْزِيٌّ بِمَا

---

1 سورۂ الاعراف (۷)، آیت ۳۱

2 سورۂ الاسراء (۱۷)، آیت ۲۷

أَسْلَفَ وَقَادِمٌ عَلَى مَا قَدَّمَ.

"میانہ روی اختیار کرتے ہوئے فضول خرچی سے باز آؤ۔ آج کے دن کل کو بھول نہ جاؤ صرف ضرورت بھر کے لیے مال روک کر محتاجی کے دن کے لیے ذخیرہ کرو۔ کیا تم یہ آس لگائے بیٹھے ہو کہ خدا تمہیں عجز وانکساری کرنے والوں کا اجر دے گا حالانکہ تم اس کے نزدیک متکبروں میں سے ہو اور یہ طمع رکھتے ہو کہ وہ خیرات کرنے والوں کا ثواب تمہارے لئے قرار دے گا حالانکہ تم عشرت سامانیوں میں لوٹ رہے ہو اور بیکسوں اور بیواؤں کو محروم کرر کھا ہے۔ انسان اپنے ہی کئے کی جزا پاتا ہے اور جو آگے بھیج چکا ہے وہی آگے بڑھ کر پائے گا۔"[1]

راہ خدا میں انفاق

مسئلہ ۳۲۰: اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں راہ خدا میں انفاق کی دعوت دی ہے اور اسے ایسی تجارت قرار دیا ہے جس کا ٹاٹ کبھی نہ الٹے گا ارشاد خداوندی ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿٢٩﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ

---

۱ نہج البلاغہ صبحی صالح، ص ۳۷۷

أُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۳۰﴾

"بیشک جو لوگ خدا کی کتاب پڑھا کرتے ہیں اور پابندی سے نماز پڑھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے چھپا کے اور دکھلا کے خدا کی راہ میں دیتے ہیں وہ ایسے بیوپاری کا آسرا رکھتے ہیں جس کا کبھی ٹاٹ نہ الٹے گا تاکہ خدا انہیں ان کی مزدوریاں بھرپور ادا کرے بلکہ اپنے فضل و کرم سے اور بڑھا دے گا۔ بیشک وہ بڑا بخشنے والا اور بڑا قدردان ہے۔"[۱]

دوسرے سورے میں فرمایا:

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۱﴾ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾

"کون ایسا ہے جو خدا کو خالص نیت کے ساتھ قرض حسنہ دے تو خدا اس کے لیے (اجر کو) دوگنا کردے اور اس کے لیے معزز

۱ سورۂ فاطر (۳۵)، آیات ۲۹-۳۰

صلہ (جنت) ہی ہے۔ جس دن تم مومن مرد اور مؤمنہ عورتوں کو
دیکھو گے کہ ان (کے ایمان) کا نور ان کے آگے آگے اور دائیں
طرف چل رہا ہوگا تو ان سے کہا جائے گا تم کو بشارت ہو کہ آج
تمہارے لئے وہ باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ان میں ہمیشہ
رہو گے یہی تو بڑی کامیابی ہے۔"[1]

ایک اور تیسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے وقت کے ہاتھ سے نکلنے سے پہلے انفاق کی تاکید فرمائی ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ
فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ
مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَ
اللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

"اور ہم نے جو کچھ تمہیں دیا ہے اس میں سے (خدا کی راہ میں) خرچ
کر ڈالو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کی موت آجائے تو (اس کی
نوبت نہ آئے کہ) کہنے لگے کہ پروردگار! تو نے مجھے تھوڑی سی
مہلت اور کیوں نہ دی تاکہ خیرات کرتا اور نیکوکاروں میں سے

---

۱ سورۃ الحدید (۵۷)، آیات ۱۱-۱۲

ہو جاتا اور جب کسی کی موت آجاتی ہے تو خدا اس کو ہر گز مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبر دار ہے۔"[1]

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو مال پر مال جمع کرتے جاتے، اس کی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں اور راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے۔ ایسے افراد کا اللہ تعالیٰ نے نہایت خوفناک انداز میں تذکرہ فرمایا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۴﴾ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾

"اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کرتے جاتے ہیں اور اس کو خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو (اے رسول ﷺ) ان کو درد ناک عذاب کی خوش خبری سنادو جس دن وہ (سونا اور چاندی) جھنم کی آگ میں گرم (اور لال) کیا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیوں اور ان کے پہلو اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی اور ان سے کہا جائے گا یہ وہ ہے جسے تم نے اپنے لیے (دنیا میں) جمع کر رکھا تھا تو (اب) اپنے

ا سورۂ المنافقون (۶۳)، آیات ۱۰-۱۱

جمع کئے کا مزہ چکھو۔"[1]

امیر المؤمنین علیہ السلام نے اسلام کے عظیم اصولوں کو مجسم کر کے پیش کیا اور اس دنیائے فانی سے کنارہ کشی اور اس کی چمک دمک سے پہلو تہی کرتے ہوئے اس وقت اپنے ہاتھ میں موجود ہر چیز کو راہ خدا میں خرچ کر ڈالا جب مسلمانوں کا بیت المال آپ کے اختیار میں تھا۔ آپ علیہ السلام نے اپنی حالت اور سوچ کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

وَ لَوْ شِئْتُ لَاهْتَدَيْتُ الطَّرِيْقَ إِلٰى مُصَفّٰى هٰذَا الْعَسَلِ وَ لُبَابِ هٰذَا الْقَمْحِ وَ نَسَائِجِ هٰذَا الْقَزِّ وَ لٰكِنْ هَيْهَاتَ أَنْ يَغْلِبَنِيْ هَوَايَ وَ يَقُوْدَنِيْ جَشَعِيْ إِلٰى تَخَيُّرِ الْأَطْعِمَةِ وَ لَعَلَّ بِالْحِجَازِ أَوْ بِالْيَمَامَةِ مَنْ لَا طَمَعَ لَهٗ فِي الْقُرْصِ وَ لَا عَهْدَ لَهٗ بِالشِّبَعِ أَوْ أَبِيْتَ مِبْطَانًا وَ حَوْلِيْ بُطُوْنٌ غَرْثٰى وَ أَكْبَادٌ حَرّٰى أَوْ أَكُوْنَ كَمَا قَالَ الْقَائِلُ:

وَحَسْبُكَ عَارًا أَنْ تَبِيْتَ بِبِطْنَةٍ وَحَوْلَكَ أَكْبَادٌ تَحِنُّ إِلَى الْقِدِّ

"اگر میں چاہتا تو صاف ستھرے شہد، عمدہ گیہوں اور ریشم کے بنے ہوئے کپڑوں کے لیے ذرائع مہیا کر سکتا تھا لیکن ایسا کہاں ہو سکتا ہے کہ خواہش مجھے مغلوب بنا لے اور حرص مجھے اچھے اچھے کھانوں کے

---

[1] سورۃ التوبۃ (۹)، آیات ۲۴-۲۵

لیے چن لینے کی دعوت دے جبکہ حجاز و یمامہ میں شاید ایسے لوگ ہوں جنہیں ایک روٹی کے ملنے کی بھی امید نہ ہو۔ انہیں پیٹ بھر کھانا کبھی نصیب نہ ہوا ہو۔ کیا شکم سیر ہو کر پڑا رہا کروں درآنحالیکہ میرے گرد و پیش بھوکے پیٹ اور پیاسے جگر تڑپتے ہوں یا میں ویسا ہو جاؤں جیسا کہنے والے نے کہا ہے:

تمہاری بیماری کیا یہی کم ہے کہ تم پیٹ بھر کر لمبی تان لو اور تمہارے گرد کچھ ایسے جگر ہوں جو سوکھی روٹی کو ترس رہے ہوں۔"[1]

رسول اکرم ﷺ اور آئمہ طاہرین علیہم السلام کی احادیث میں ان اثرات اور فوائد کی تصریح کی گئی ہے جو (روز قیامت کے) متوقع اجر عظیم سے پہلے اسی دنیا میں راہ خدا میں انفاق پر مترتب ہوتے ہیں۔

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾

"روز آخرت کوئی مال فائدہ دے گا اور نہ اولاد۔"

- راہ خدا میں انفاق کرنے والے کو اسی دنیا میں جو حاصل ہوتا ہے اس میں ایک رزق و روزی ہے۔

چنانچہ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

---

۱ نہج البلاغہ صبحی صالح، ص ۴۱۷-۴۱۸

اِسْتَنْزِلُوا الرِّزْقَ بِالصَّدَقَةِ.

"صدقہ کے ذریعے رزق طلب کرو۔"[1]

♦ راہ خدا میں انفاق کا ایک فائدہ بیماری کا علاج ہے۔ چنانچہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے:

دَاوُوْا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ

"صدقہ کے ذریعے اپنے مریضوں کا علاج کیا کرو۔"[2]

♦ صدقہ اور انفاق کا ایک اہم فائدہ درازی عمر اور بری اموات کو ٹالنا ہے۔

امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے:

اِنَّ اَلْبِرَّ وَ الصَّدَقَةَ يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَ يَزِيدَانِ الْعُمُرَ وَ يَدْفَعَانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا سَبْعِيْنَ مِيْتَةً مِنَ السُّوْءِ

"نیکی اور صدقہ، فقر اور غربت کو دور کرتے ہیں، عمر کو بڑھادیتے ہیں اور نیکی کرنے والے اور صدقہ دینے والے سے ستر بری اموات کو دور کرتے ہیں۔"[3]

---

۱ بحار الانوار، ج ۱۹، ص ۱۱۸

۲ قرب الاسناد للحمیری، ص ۷۵

۳ الخصال للصدوق رحمۃ اللہ علیہ، ج ۱، ص ۲۵

♦ راہ خدا میں انفاق کے فوائد میں سے ایک برکت اور قرض کی ادائیگی ہے۔ چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

إِنَّ الصَّدَقَةَ تَقْضِی الدَّیْنَ وَ تَخْلُفُ بِالْبَرَكَةِ.

"صدقہ قرض کو ادا کر دیتا ہے اور برکت چھوڑ جاتا ہے۔"[1]

♦ انفاق کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ اولاد اچھی جانشین ثابت ہوتی ہے۔

چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

مَا أَحْسَنَ عَبْدٌ الصَّدَقَةَ فِی الدُّنْیَا إِلَّا أَحْسَنَ اللهُ الْخِلَافَةَ عَلٰی وُلْدِہٖ مِنْ بَعْدِہٖ.

"جو شخص اس دنیا میں احسن طریقے سے صدقہ دیتا ہے۔ اللہ تعالی اس کے بعد اس کی اولاد کو خلف صالح بناتا ہے۔"[2]

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

وَ لَأَنْ أَعُوْلَ أَهْلَ بَیْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ أُشْبِعَ جَوْعَتَهُمْ وَ أَكْسُوَ عَوْرَتَهُمْ وَ أَكُفَّ وُجُوْهَهُمْ عَنِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَیَّ مِنْ أَنْ أَحُجَّ حَجَّةً وَ حَجَّةً وَ حَجَّةً حَتّٰی انْتَهٰی إِلٰی عَشَرَةٍ مِثْلَهَا وَ مِثْلَهَا حَتّٰی

---

۱ تفصیل وسائل الشیعۃ، ج۶، ص ۲۵۵

۲ حوالہ سابق، ج۱۹، ص ۱۱۸

اِنْتَهٰى اِلٰی سَبْعِیْنَ.

"ایک مسلمان گھرانے کی سرپرستی (اور غریب نوازی) بھوکے انسان کو سیر کرنا، بے لباس کو لباس پہنانا اور مسلمانوں کی آبرو بچانا، مجھے ستر (۷۰) حجوں سے زیادہ پسند ہیں۔" ۱

♦ راہ خدا میں انفاق کرنا ایک وسیع باب ہے جس کا اتنی جلدی میں احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ ۲

مسئلہ ۳۲۱: رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاحب حیثیت افراد کو اپنے اہل وعیال کے لیے ہدیہ لے کر جانے اور انہیں خوشحال کرنے کی بہت دعوت دی ہے (اور انہیں اس عمل پر بہت زیادہ تاکید ہے) ابن عباس کی روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَاشْتَرٰی تُحْفَةً فَحَمَلَهَا اِلٰی عِیَالِهٖ کَانَ کَحَامِلِ صَدَقَةٍ اِلٰی قَوْمٍ مَحَاوِیْجَ

"جو شخص بازار جائے اور وہاں سے کوئی تحفہ خریدے اور اپنے اہل وعیال کو لا کر دے یہ ایسا ہے جیسا ایک محتاج اور ضرورت مند قوم کو

---

۱ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال للصدوق رحمۃ اللہ علیہ، ص ۱۷۲

۲ مزید معلومات کے لئے ملاحظہ فرمائیں "الانفاق فی سبیل اللہ" للسید عزالدین بحر العلوم

کوئی ہدیہ لا کر دیا ہو۔"[1]

مسئلہ ۳۲۲: جن امور کی طرف شریعت اسلام نے دعوت دی ہے اور مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کی تاکید کی ہے، ان میں سے ایک مسلمانوں کے معاملات (ان کے مشکلات) کو اہمیت دینا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ اَصْبَحَ وَلَمْ یَھْتَمَّ بِاُمُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَلَیْسَ بِمُسْلِمٍ.

"جس شخص کی صبح اس حالت میں ہو وہ مسلمان کے معاملات اور مشکلات کو اہمیت نہ دے وہ مسلمان ہی نہیں۔"[2]

نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ اَصْبَحَ لَایَھْتَمَّ بِاُمُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَلَیْسَ مِنْھُمْ.

"جس شخص کی صبح اس حالت میں ہو کہ وہ مسلمانوں کے معاملات اور مشکلات کو اہمیت نہ دیتا ہو وہ ان میں سے نہیں ہے۔"[3]

اس مناسبت کی اور بھی بہت سی احادیث ہیں جن کے ذکر کی یہاں گنجائش نہیں۔

---

۱ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال للصدوق رحمۃ اللہ علیہ، ص ۲۳۹

۲ جامع السعادات، للنّراقی رحمۃ اللہ علیہ، ج ۲، ص ۲۲۹

۳ حوالہ سابق

جو چاہتا ہے کہ اِس ماہِ رمضان المبارک میں اُس کا نام مسلمانوں کی فہرست میں شامل ہو جائے، اُسے چاہئے کہ سماجی معاشرے کی ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لے۔ جس کی تائید قرآن کریم بھی کرتا ہے۔ کتاب الٰہی نے ایمان لانے والوں کی خصوصیتیں یوں بیان کی ہیں:

...يُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ...

...نیک کاموں میں دوڑ پڑتے ہیں...[1]

دوسری جگہ پر اس سے زیادہ تاکید کرتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے:

...وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِىْ مَآ اٰتٰكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ...

خدا کا مقصد یہ تھا کہ جو کچھ تمہیں دیا ہے اس میں تمہارا امتحان لے، بس تم نیکیوں میں لپک کر آگے بڑھ جاؤ۔[2]

دینِ اسلام کا بنیادی مقصد تعلیم ہے۔ سماجی کاموں میں جہاں تک رشد معنوی کی بلندی کا تعلق ہے تو وہ تعلیم و تعلّم کا میدان ہے۔ اپنے بچوں کو بہترین اور اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کرنا ہم سب کی سماجی ذمّہ داری ہے۔

مصطفیٰ آباد کی زرخیز زمین میں ایک اعلیٰ تعلیمی ادارے کی اہم ضرورت ہے۔ اِس اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لئے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت علیہم السلام کی

---

۱ سورۂ آل عمران (۳)، آیت ۱۱۴

۲ سورۂ مائدہ (۵)، آیت ۴۹

عنایتوں کے زیر سایہ ولی عصر ہائی اسکول کا آغاز ہو رہا ہے۔ اس اہم ادارے کا سنگ بنیاد ۲/ مارچ ۲۰۱۲ء کو مصطفیٰ آباد میں رکھا جا چکا ہے۔ تمام لوگوں سے اس کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی پُر خلوص گذارش ہے۔

جو حضرات اس اسکول کی تعمیر میں تعاون کرنا چاہتے ہیں وہ مندرجہ ذیل بنک اکاونٹ میں رقم جمع کریں۔

کھاتہ کا نام	:	مدرسہ حضرت ولی عصرؑ مصطفیٰ آباد
بینک کا نام	:	یونین بنک آف انڈیا
اکاونٹ نمبر	:	614802010001041
آئی ایف ایس سی کوڈ	:	UBIN 0561487
برانچ	:	جلالپور، امبیڈکر نگر

نوٹ: ہمارے پاس سہم امامؑ کی رقم کو خرچ کرنے کے لئے حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائی سیستانی مدظلہ العالی اور دوسرے مراجع کرام کا اجازہ ہے۔

Contact in Mumbai
Prof. Moulvi Mohammed Razi
Mobile: 09619198812
402/A, Karishma Apartment,
Capt. Sawant Marg, S.V. Road,
Jogeshwari (W), Mumbai - 102.

Mohammad Mahdi Shaikh
Mobile: 09820057012
20/24, Dhabbu Street,
Mumbai 400003

Co-ordination in Village Mustafabad (UP)
Master Mohammed Jawad
Mobile: 09450812092
Vill-Mustafabad,
Dist-Ambedkarnagar, (UP).
Pin-224149.

Contact in Lucknow
Molvi Shafiq Husain Sahab
Mobile: 09839802530
Sajjad Baug, Lucknow (U.P.)